REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3

جلد ۳۱　　شمارہ ۲۴

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک } ۷۰ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۲۴ر شعبان ۱۴۰۲ھ　　۱۷ر احسان ۱۳۶۱ ہش　　۱۷ر جون ۱۹۸۲ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۵ر احسان (جون)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں مکرم الحاج کریم احمد صاحب ظفر کی زبانی مورخہ ۱۱ر ماہ رواں کی شام کو یہ اطلاع ملی تھی کہ:-

"حضور پرنور بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں"۔ الحمد للہ۔

اس کے بعد سے تاحال مزید کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب کرام اپنے محبوب امام ہمام ایدہ اللہ کی صحت و عافیت، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۱۵ر احسان (جون)۔ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشان کرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔

الحمد للہ۔

سیدنا حضرت اقدس حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اندوہناک وصال کے بعد

جماعت احمدیہ میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے چوتھے دور باسعادت کا مبارک آغاز

قبل ازیں تمام احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو نظارت علیا صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بھجوائے جانے والے برقی پیغامات، تفصیلی سرکلرز اور ضمیمہ ہفت روزہ بدر مجریہ ۱۰ر احسان (جون) کے ذریعہ سیدنا حضرت اقدس حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نہایت درجہ المناک اور اندوہگیں وصال کی خبر دی جا چکی ہے۔ روزنامہ الفضل مجریہ ۱۰ر احسان (جون) میں درج شدہ ڈاکٹروں کی آخری رپورٹ کے مطابق حضور رضی اللہ عنہ کے دل کی حرکت ۸-۹ر جون ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب کو دوبارہ دل کا شدید دورہ پڑنے کی وجہ سے بارہ بج کر پانچ منٹ پر اچانک بند ہو گئی۔ اور سانس رک گیا۔ فوری طبی امداد بہم پہنچانے کے نتیجہ میں سانس اور حرکت قلب عارضی طور پر جاری ہو گئی۔ لیکن مسلسل جدوجہد کے باوجود حضور بارہ بجکر پینتالیس منٹ پر وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ○

مختلف ذرائع سے موصولہ بعد کی اطلاعات کے مطابق حضور کا جسد اطہر اسلام آباد سے مورخہ ۹ر احسان (جون) بعد دوپہر ربوہ لایا گیا اور آخری زیارت کے لئے قصر خلافت کے بڑے ہال میں رکھ دیا گیا۔ جبکہ بعد مورخہ ۱۰ر احسان (جون) کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں مجلس انتخاب خلافت کے حاضر الوقت اراکین کا اجلاس منعقد ہوا جس میں اراکین مجلس کی بڑی بھاری اکثریت نے متفقہ طور پر حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو خلیفۃ المسیح الرابع منتخب کیا۔ اس انتخابی کارروائی کی مختصر رپورٹ محترم سیکرٹری صاحب مجلس شوریٰ کی جانب سے ضمیمہ روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۱۰ر احسان (جون) میں اس طور سے شائع ہوئی ہے:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خلیفۃ المسیح الرابع کا انتخاب

تمام احباب جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آج مورخہ ۱۰ر جون ۱۹۸۲ء بروز بدھ بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی مقرر کردہ مجلس انتخاب خلافت کا اجلاس بصدارت جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب منعقد ہوا جس میں حسب قواعد ہر رکن نے خلافت احمدیہ سے وابستگی کا حلف اٹھایا۔ اور اس کے بعد حضرت مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ ربہ کو خلیفۃ المسیح منتخب کیا۔ اراکین مجلس انتخاب خلافت نے اسی وقت آپ کی بیعت کی۔ جس کے بعد احباب کو مسجد میں آنے کی عام اجازت دے دی گئی۔ اور مسجد اور گردونواح کے جملہ موجود احباب جماعت نے جن کی تعداد تقریباً بیس ۲۰ سے پچیس ۲۵ ہزار کے درمیان تھی آپ کی بیعت کی۔ بیعت لینے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز عصر پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ اس انتخاب کو منظور فرماتے ہوئے اسے بہت بابرکت فرمائے۔

اے ہمارے رحیم اور رحمٰن خدا! اے ہمارے کریم اور ودود رب! ہم تیرے شکر گزار ہیں کہ تو نے ہمیں اپنے فضل سے نوازا اور ہماری حالت خوف کو ایک بار پھر امن میں بدل دیا۔ اے ہمارے قادر اور قیوم خدا! ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ایک بار پھر تیرے مسیح اور مہدی علیہ السلام کی پیشگوئی مندرجہ رسالہ الوصیۃ پوری شان اور شوکت کے ساتھ پوری ہوئی۔ وللہ الحمد!　　والسلام خاکسار

مرزا غلام احمد

(سیکرٹری مجلس شوریٰ ۱۰ر جون ۱۹۸۲ء بوقت پونے پانچ بجے شام)

اسی روز بوقت قریباً ۹½ بجے شب لندن مشن کی جانب سے بذریعہ فون ملنے والی اطلاع کے مطابق سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے احاطہ مقبرہ بہشتی ربوہ میں قریباً ۵۰ ہزار احباب جماعت کی معیت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی جس کے بعد حضور رضی اللہ عنہ کی وصیت کے مطابق آپؓ کے جسد اطہر کو مزار مبارک سیدنا حضرت اقدس المسیح الموعودؑ کے دائیں پہلو میں اشکبار آنکھوں اور لرزتے ہاتھوں کے ساتھ سپرد خاک کر دیا گیا۔ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَارْفَعْ دَرَجَاتِهٖ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ۔

قادیان میں انتخاب خلافت رابعہ کی انتہائی مبارک اور خوشکن اطلاع مورخہ ۱۰ر احسان (جون) کی رات تقریباً ۹½ بجے لندن اور دہلی سے بذریعہ فون موصول ہوئی۔ اسی وقت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی طرف سے منارۃ المسیح کے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ احباب جماعت کو مسجد مبارک میں جمع ہونے کی ہدایت کی گئی چنانچہ رات قریباً دس بجے مسجد مبارک میں موصوف نے احباب کو حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے خلیفۃ المسیح الرابع منتخب کئے جانے کی خوشخبری سنائی اور فرمایا کہ میں نے تو اپنی اور اپنے اہل و عیال کی بیعت کا فارم پُر کر دیا ہے آپ بھی بلا تاخیر اپنے اپنے خاندان کے افراد کے بیعت فارم پُر کر کے مجھے دے دیں۔ چنانچہ مقامی احباب جماعت کی طرف سے اسی وقت تحریری بیعتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا اور بفضلہ تعالیٰ اگلے روز ۱۱ر احسان (جون) کی شام تک قریباً سبھی احباب نے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے بیعت فارم پُر کر کے محترم حضرت امیر صاحب مقامی کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ جو یکجائی طور پر مورخہ ۱۲ر احسان (جون) کی صبح کو محترم الحاج کریم احمد صاحب ظفر ابن محترم حضرت مولوی ظہور حسین صاحب مجاہد بخارا رضی اللہ عنہ کی دستی ربوہ بھجوا دیئے گئے۔ نظارت دعوت و تبلیغ کی جانب سے ہندوستان کی تمام احمدی جماعتوں کو بھی مطبوعہ بیعت فارم بذریعہ ڈاک بھجوائے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ تمام افراد جماعت نظام خلافت کے ساتھ اپنی گہری دلی وابستگی اور والہانہ عقیدت کی بناء پر اس سعادت عظمیٰ کے حصول میں روح مسابقت کا مظاہرہ کریں گے۔

انشاء اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٭

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۷ احسان ۱۳۶۱ ہش

ایک روشن "چراغ" تھا نہ رہا!

بدر کا گزشتہ شمارہ جس میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحت کے بتدریج تسلی بخش طور پر بہتر ہونے سے متعلق آخری اطلاعات درج تھیں، طبع ہو کر فولڈنگ اور پیکنگ کے آخری مراحل میں تھا کہ ۱۰ ماہ رواں کی صبح حضور رضی اللہ عنہ کے انتقال پُر ملال کی انتہائی اندوہناک خبر سے کر آئی۔ جس نے آن کی آن میں تمام ماحول کو افسردہ و سوگوار بنا دیا۔ اخبار کو سپردِ ڈاک کرنے کے لئے چونکہ بہت کم وقت باقی رہ گیا تھا اس لئے ہمیں بامرِ مجبوری فوری طور پر اسی پرچہ میں ایک سائیکلوسٹائل شدہ ضمیمہ کا اضافہ کر کے اپنے قارئین کو اس المناک سانحہ کی اطلاع دینا پڑی۔ ہم سب چونکہ ایک ہی درختِ وجود کی شاخیں ہیں، اس لئے ایک غایت درجہ شفیق اور مہربان روحانی باپ کی دائمی جدائی کی افسوسناک خبر پا کر بیرونی جماعتوں کے احباب پر کیا گزری ہوگی اور انہیں کس درجہ غیر معمولی ذہنی اذیت اور قلبی اضطراب سے دوچار ہونا پڑا ہوگا؟ ہمیں اس کا بخوبی احساس ہے۔

سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بابرکت وجود بے شمار آسمانی بشارات کا حامل ہونے کے باعث اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ایک ایسا درخشندہ اور تابندہ نشان تھا جس کی ضیاباریوں سے ایک دنیا منور ہوئی اور اس نے اس نشانِ صداقت کی عظیم الشان روحانی تاثیرات کو بچشم خود مشاہدہ کیا۔ آپؓ کے سترہ سولہ سالہ بابرکت عہدِ خلافت میں جماعتِ احمدیہ نے مخالفت کی تیز و تند آندھیوں کا سامنا کرنے کے باوجود ہر شعبۂ عمل میں جو حیران کن ترقیات اور انقلابی کامیابیاں حاصل کیں، وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی خصوصی تائیدات اور حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہترین قائدانہ صلاحیتوں کی آئینہ دار ہیں۔ آپؓ نے اپنی آخری سانس تک استحکامِ جماعت، استحکامِ خلافت، اشاعتِ اسلام اور اشاعتِ قرآن کی خاطر جو انتھک جد وجہد فرمائی وہ یقیناً قیامت تک تاریخِ عالم کے اوراق میں سنہری حروف میں ثبت رہے گی۔ ایسی جلیل القدر اور نابغۂ روزگار آسمانی شخصیت سے محرومی بلاشک ایک عظیم اور ناقابلِ تلافی جماعتی نقصان ہے۔ ہمارے دل غمگین، جذبات مجروح اور جانیں زار ہیں مگر فرمانِ نبویؐ: "اَلْعَیْنُ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی بِہٖ رَبُّنَا" کی تعمیل میں ہماری زبان پر یہی کلمہ جاری ہے:۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ

ادارہ بدر اس عظیم اور المناک قومی سانحہ پر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ الودود، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ بو زینب صاحبہ مدظلہا العالی۔ حضرت سیدہ ڈاکٹر طاہرہ صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی۔ صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب، صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ، صاحبزادی امۃ الحلیم صاحبہ، حضرت ناظر صاحب خدمتِ درویشان ربوہ، محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ، جملہ معزز افرادِ خاندان سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام اور اکنافِ عالم میں آباد تمام افرادِ جماعت کی خدمت میں گہرے حزن و ملال اور دلی تعزیت و ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے خدائے ذو العرش کی بارگاہ میں دعاگو ہے کہ

مولیٰ کریم ہمارے مشفق و محبوب آقا سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے قربِ خاص میں بلند ترین درجات سے نوازے، آپؓ کے روحانی فیوض و برکات کو تاقیامت جاری و ساری رکھے اور ہمیں ہمیشہ آپؓ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے بیش از بیش مقبول خدماتِ سلسلہ بجا لانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین اللّٰھم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

خورشید احمد انور

خلافتِ رابعہ کے قیام کی پیشگوئی

سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ایک اہم ارشاد

"جب یہ اُس کا قائم کردہ سلسلہ ہے تو یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ میری موت کا وقت آجائے اور دنیا یہ کہے کہ مجھے اپنے کام میں کامیابی نہیں ہوئی۔ میری وفات خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اُس دن ہوگی جس دن میں خدا تعالیٰ کے نزدیک کامیابی کے ساتھ اپنے کام کو ختم کر لوں گا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئیاں پوری ہو جائیں گی جن میں میرے ذریعہ سے اسلام اور احمدیت کے غلبہ کی خبر دی گئی ہے۔ اور وہ شخص بالکل عدم علم اور جہالت کا شکار ہے جو ڈرتا ہے کہ میرے مرنے سے کیا ہوگا؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تو جاتا ہوں لیکن خدا تعالیٰ تمہارے لئے قدرتِ ثانیہ بھیج دے گا۔ مگر ہمارے خدا کے پاس قدرتِ ثالثہ بھی ہے اور اس کے پاس قدرتِ رابعہ بھی ہے۔ قدرتِ اولیٰ کے بعد قدرتِ ثانیہ ظاہر ہوئی اور جب تک خدا اس سلسلہ کو ساری دنیا میں پھیلا نہیں دیتا اس وقت تک قدرتِ ثانیہ کے بعد قدرتِ ثالثہ آئے گی اور قدرتِ ثالثہ کے بعد قدرتِ رابعہ آئے گی اور قدرتِ رابعہ کے بعد قدرتِ خامسہ آئے گی اور قدرتِ خامسہ کے بعد قدرتِ سادسہ آئے گی اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ لوگوں کو معجزہ دکھاتا چلا جائے گا۔ اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور زبردست سے زبردست بادشاہ بھی اس سکیم اور مقصد کے راستہ میں کھڑا نہیں ہو سکتا جس مقصد کے پورا کرنے کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلی اینٹ بنایا۔ اور مجھے اُس نے دوسری اینٹ بنایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ دین جب خطرہ میں ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے اہلِ فارس میں سے کچھ افراد کو کھڑا کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان میں سے ایک فرد تھے اور ایک فرد میں ہوں۔ لیکن رجالٌ کے ماتحت ممکن ہے کہ اہلِ فارس میں سے کچھ اور لوگ بھی ایسے ہوں جو دینِ اسلام کی عظمت قائم رکھنے اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے کھڑے ہوں۔" (الفضل ۲۲ ستمبر ۱۹۵۰ء صفحہ ۵)

"یادِ خدا میں دل کو لگاتے تو خوب تھا"

منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے زمانہ طالب علمی میں شاعری سے بھی شغف رکھتے تھے۔ اسی دور کے چند اشعار حصولِ برکت کی غرض سے ذیل میں ہدیۂ قارئین کئے جا رہے ہیں ——— (ادارہ)

زندہ خدا سے دل کو لگاتے تو خوب تھا
مُردہ بتوں سے جان چھڑاتے تو خوب تھا

قصے کہانیاں نہ سناتے تو خوب تھا
زندہ نشاں کوئی دکھاتے تو خوب تھا

اپنے تئیں جو آپ ہی مسلم کہا تو کیا
مسلم بنا کے خود کو دکھاتے تو خوب تھا

تبلیغِ دین میں لگا دیتے زندگی!!
بے فائدہ نہ وقت گنواتے تو خوب تھا

دنیا کی کھیل کود میں ناصر پڑے ہو کیوں
یادِ خدا میں دل کو لگاتے تو خوب تھا

تبرکات

ہر ایک نبی دُنیا سے بہرحال چلے جاتا ہے

ہمیں دُعا کرتے رہنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ اس سلسلہ کو ایسے وجود بخشتا رہے

جو

پورے زور، توکل، دُعاؤں اور اِنابت اِلی اللہ کے ساتھ دین کے غلبہ کے لئے کوشاں ہوں

مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا احبابِ جماعت سے دوسرا بصیرت افروز تاریخی خطاب

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد، مورخہ ۹ر نومبر ۱۹۶۵ء کو بعد نماز فجر موجود الوقت احبابِ جماعت سے تجدیدِ بیعت لینے کے بعد جو رُوح پرور اور بصیرت افروز خطاب فرمایا اس کا مکمل متن روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۳ر دسمبر ۱۹۶۵ء سے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے ۔!! (ادارہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

"آپ سب دوست جانتے ہیں کہ کل صبح سویرے دو بج کر بیس منٹ پر ہمارے پیارے امام اور مطاع کا وصال ہو گیا ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان پیشگوئیوں کے مطابق جو آپ نے اپنے موعود بیٹے مصلح موعودؓ کے لئے کی تھیں آپؓ کا وجود جن برکات کا حامل تھا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ۔ جماعت کے جس فرد بشر سے بھی آپ بات کریں اُسے بے شمار احسان یاد کرتے پائیں گے جو حضور رضی اللہ عنہ نے وقتاً فوقتاً اس پر کئے تھے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کے دلوں میں آپؓ کے لئے

بے انتہا محبت اور رُوحانی تعلق

پیدا کیا ہوا تھا ۔ آپؓ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اپنے محبوب سے جا ملے اور کچھ عرصہ یعنی چند گھنٹوں کے لئے یہ جماعت بظاہر لاوارث رہ گئی (آہ وزاری کی سی آوازیں بلند ہوئیں اور کچھ لمحوں کے لئے حضور بھی رُک گئے) پھر فرمایا :-

یہ وقت الٰہی جماعتوں کے لئے

بڑا نازک وقت

ہوتا ہے ۔ گویا ایک قسم کی قیامت بپا ہو جاتی ہے ۔ ایسے وقت میں جہاں اپنے گھبرائے ہوئے ہوتے ہیں وہاں اغیار بُرائی کی اُمیدیں لئے جماعت کو تک رہے ہوتے ہیں ۔ اور خواہش رکھتے ہیں کہ شاید یہ وقت اس الٰہی جماعت کے انتشار یا اس میں کسی قسم کی کمزوری پیدا ہونے یا اس کے اتحاد، اس کے اتفاق اور اس کی باہمی محبت میں رخنہ پڑنے کا ہو ۔ لیکن

جو سلسلہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے قائم کیا جاتا ہے

وہ ایسے نازک دوروں میں اپنی موت کا پیام نہیں بلکہ زندگی کا پیام لے کر آتا ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ قیادت کا انتقال ایک کندھے سے دُوسرے کندھے کی طرف اِس لئے نہیں کرتا کہ اس کا ایک بندہ بوڑھا اور کمزور ہو گیا ۔ اور وہ اس کو طاقتور اور جوان رکھنے پر قادر نہیں ۔ کیونکہ

ہمارا پیارا مولیٰ ہر شئے پر قادر ہے

بلکہ اس لئے کہ وہ دُنیا پر ثابت کرنا چاہتا ہے کہ ہر نگاہ میری طرف اُٹھنی چاہیئے بندہ بڑا ہو یا چھوٹا آخر بندہ ہی ہے ۔ تمام فیوض کا منبع اور تمام برکات کا حقیقی سرچشمہ میری ہی ذات ہے ۔

یہ توحید کا سبق دلوں میں بٹھانے کے لئے وہ اپنے ایک بندے کو اپنے پاس بُلا لیتا ہے اور ایک دوسرے بندہ کو جو دُنیا کی نگاہوں میں انتہائی طور پر کمزور اور ذلیل اور نا اہل ہوتا ہے کہتا ہے کہ اُٹھ اور میرا کام سنبھال ۔ اپنی کمزوریوں کی طرف نہ دیکھ ۔ اپنی کم علمی اور جہالت کو نظر انداز کر دے ۔ ہاں میری طرف دیکھ کہ

مَیں تمام طاقتوں کا مالک ہوں

میرے سے ہی اُمید رکھ ۔ اور مجھ پر ہی توکل کر کہ تمام علوم کے سوتے مجھ سے ہی پھوٹتے ہیں ۔ مَیں وہ ہوں جس نے تیرے آقا کو ایک ہی رات میں چالیس ہزار کے قریب عربی مصادر سکھا دیئے تھے ۔ اور میری طاقتوں میں کوئی کمی نہ آئی تھی ۔ مَیں وہ ہوں جس نے نہایت نازک حالت میں سے اسلام کو اُٹھایا تھا ۔ اور جب انسان نے اپنی تلوار سے اسے مٹانا چاہا تو مَیں اس تلوار اور اسلام کے درمیان حائل ہو گیا ۔ اُس وقت دُنیا کی بڑی بڑی طاقتیں موجود تھیں لیکن دُنیا کی کوئی طاقت، خواہ وہ کتنی ہی بڑی بھی، اسلام کو نہ مٹا سکی ۔

ہمارا ربّ کہتا ہے کہ

آج پھر مَیں نے فیصلہ کیا ہے

کہ مَیں دُنیا میں اسلام کو غالب کروں گا ۔ اور اسلام دُنیا پر غالب ہو کر رہے گا ۔ اور ان کمزور ہاتھوں کے ذریعہ سے غالب ہو کر رہے گا ۔

ہم اپنی کمزوریوں کو کیا دیکھیں ۔ ہماری نظر تو اس ہاتھ پر ہے جو ہمیں اپنے کمزور ہاتھوں کے پیچھے جنبش کرتا نظر آتا ہے ۔ ہم اپنی کم طاقتی کا خیال کیوں کریں ۔ کیونکہ ہمارا توکل تو اُس طاقت پر ہے جس نے دُنیا کی ہر چیز کو اپنے اندر سمیٹا ہُوا ہے اور اس کا احاطہ کیا ہُوا ہے ۔ کل شام کو اس مجلسِ انتخاب نے خاکسار کو منتخب کیا ہے اور

خُدا شاہد ہے

کہ آج صُبح بھی میری حالت ایسی تھی جیسے اُس شخص کی ہوتی ہے جس کا کوئی عزیز فوت ہو جائے تو اُس کو یقین نہیں آتا کہ اس کا وہ عزیز اس سے جُدا ہو چکا ہے ۔ مجھے بھی

یقین نہیں آتا، میں سمجھتا ہوں کہ شاید میں خواب دیکھ رہا ہوں، یہ کیا ہوا؟ (لوگوں کی آہ و زاری کی آوازیں)

جس کو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے ڈھال بنایا تھا اُس ڈھال کو اُس نے ہم سے لے لیا۔ اور اُس نے مجھے آگے کر دیا۔ میں بہت ہی کمزور ہوں۔ بلکہ کچھ بھی نہیں۔ شاید آپ کے ڈھیلے میں مدافعت کی قوت مجھ سے زیادہ ہو مجھ میں تو وہ بھی نہیں۔ لیکن جب سے ہمیں ہوش آئی ہے ہم یہی سُنتے آئے ہیں کہ

خلیفہ خُدا بناتا ہے

اگر یہ سچ ہے، اور یقیناً یہ سچ ہے تو پھر نہ مجھے گھبرانے کی ضرورت ہے اور نہ آپ میں سے کسی کو گھبرانے کی ضرورت ہے۔ جس نے یہ کام کرنا ہے وہ یہ کام ضرور کرے گا۔ اور یہ کام ہو کر رہے گا۔ لیکن

کچھ ذمّہ داریاں

مجھ پر عائد ہوتی ہیں اور کچھ ذمّہ داریاں آپ پر۔ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر آپ لوگوں کو گواہ ٹھہراتا ہوں اس بات پر کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھ دی ہے، جہاں تک اُس نے مجھے توفیق عطا کی ہے، جہاں تک اُس نے مجھے طاقت دی ہے آپ مجھے اپنا ہمدرد پائیں گے۔ میں

ہر لمحہ اور ہر لحظہ

دعاؤں کے ساتھ اور اگر کوئی اور وسیلہ مجھے حاصل ہو تو اس وسیلہ کے ساتھ آپ کا مددگار رہوں گا۔ اور میں اپنے ربّ سے یہ اُمید رکھتا ہوں کہ وہ آپ کو بھی یہ توفیق دے گا کہ آپ صبح و شام اور رات اور دن اپنی دُعاؤں سے، اپنے اچھے مشوروں سے، اپنی ہمدردیوں سے اور اپنی کوششوں سے میری اس کام میں مدد کریں گے کہ خدا تعالیٰ کی توحید دُنیا میں قائم ہو اور محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمام دُنیا میں لہرانے لگے۔ (نعرہ ہائے تکبیر) آج دُنیا آپ کو بھی کمزور سمجھتی ہے اور مجھے بھی بہت ہی کمزور، لیکن

ایک دِن آئے گا

کہ لوگ حیران ہوں گے اور وہ دیکھ لیں گے کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں کتنی بڑی طاقت تھی کہ بظاہر کمزور نظر آنے والا، مال سے محروم، وسائل سے محروم، دُنیا کی عزّتوں سے محروم، ہر طرف سے دھتکارا جانے والا، ذلیل کیا جانے والا، اور وہ سلسلہ جس کو دُنیا نے اپنے پاؤں کے نیچے مسلنا چاہا، خدا تعالیٰ کے فضل نے اُسے

آسمان کی بلندیوں تک

پہنچا دیا ہے۔ اور قرآن کریم جو کسی وقت صرف طاق کو سجاوٹ دے رہا تھا اُس نے دلوں میں گھر کر لیا ہے۔ اور پھر انسان کے دِل سے علم کا بھی، نیکی و تقویٰ کا بھی اور دُنیا کی ہمدردی اور غم خواری کا بھی ایک چشمہ بہہ نکلا ہے۔ اسی طرح جس طرح ایک موقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اُنگلیوں سے بوقت ضرورت پانی کا چشمہ بہہ نکلا تھا۔ دُنیا انشاء اللہ یہ نظارے دیکھے گی۔ مگر ہم میں سے

ہر شخص کو چاہیئے

کہ وہ اپنی بساط کے مطابق اپنی ذمّہ داریوں کو ادا کرتا رہے۔ ہر ایک نے دُنیا سے بہر حال چلے جانا ہے۔ آج ہم یہاں ہیں، کل کا کچھ پتہ نہیں کہ کہاں ہوں گے۔

ہمیں دُعا کرتے رہنا چاہیئے

کہ ہم یہاں ہوں یا کسی اور دُنیا میں، خدا تعالیٰ اس سلسلہ کو ایسے وجود بخشتا رہے جو پورے نور کے ساتھ، جو پورے توکّل کے ساتھ جو بکثرت دُعاؤں کے ساتھ اور جو پوری انابت الی اللہ کے ساتھ دین کے غلبہ کے لئے اور اس سلسلہ کے مقصد کے حصول کے لئے کوشاں رہنے والے ہوں اور یہ ذلیل سمجھا جانے والا گروہ

خدا کی نگاہ میں ہمیشہ عزّت پانے والا گروہ

ہو۔ جب ایسا ہو جائے گا تو پھر دُنیا کی کوئی نظر ہمیں ذلیل نہیں کر سکتی۔ اور یہ کمزور سمجھا جانے والا گروہ خدائے عزّ وجلّ کے نزدیک جو کامل طاقتوں والا ہے

طاقتور گروہ

قرار دیا جائے گا۔ تا پھر دُنیا کی طاقتیں ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔

خُدا کرے کہ ہمارا خُدا ہمیشہ ہمارے ساتھ ہو۔

خُدا کرے کہ اُس کی نصرت ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے۔

خُدا کرے کہ ہمارے کمزور، طاقتوروں پر ہمیشہ بھاری رہیں۔

خُدا کرے کہ ہمارے جاہل، جب اچھے پڑھے لکھے لوگوں کے مقابل پر آئیں تو اُنہیں شرمندہ کرنے والے ہوں۔

خُدا کرے کہ ہمارے وجود میں خدا کا جلوہ دُنیا کو نظر آنے لگے۔

خُدا کرے کہ ہمارے چہروں سے اسلام کا نور اور محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی جھلک دُنیا کو دکھائی دے۔

خُدا کرے کہ ہماری زندگیوں میں ہی اسلام کا غلبہ دُنیا میں قائم ہو جائے

اَللّٰھُمَّ آمین۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے۔"

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نعش مبارک پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ ایک مقدس عہد کی تجدید

مورخہ ۹ نومبر ۱۹۶۵ء کو بوقت ۴ بجے سہ پہر بہشتی مقبرہ ربوہ میں نمازِ جنازہ کے لئے صفوں کی ترتیب کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعش مبارک کے سامنے قبلہ رُخ ہو کر لاؤڈ سپیکر پر احبابِ جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

"میں چاہتا ہوں کہ نمازِ جنازہ ادا کرنے سے قبل ہم سب مل کر اپنے ربّ رؤف کو گواہ بنا کر اس مقدّس مُنہ کی خاطر جو چند گھڑیوں میں ہماری آنکھوں سے اوجھل ہونے والا ہے اپنے ایک عہد کی تجدید کریں۔ اور وہ عہد یہ ہے کہ ہم دین اور دین کے مصالح کو دُنیا اور اس کے سب سامانوں اور اس کی ثروت اور وجاہت پر ہر حال میں مقدم رکھیں گے۔ اور دُنیا میں دین کی سربلندی کے لئے مقدور بھر کوشش کرتے رہیں گے۔

اس موقعہ پر ہم اپنے ایک اور عہد کی تجدید بھی کرتے ہیں۔ اگرچہ ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ بہشتی مقبرہ قادیان کے بہشتی مقبرہ کے ظِل کی حیثیت سے اُن تمام برکات کا حامل ہے جو اللہ تعالیٰ نے اُس بہشتی مقبرہ کے ساتھ وابستہ کی ہیں۔ لیکن حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ اولاد جو پنج تن کہلاتی ہے اور اُن میں سے جو وفات یافتہ یہاں مدفون ہیں اور خاندان کے دُوسرے وفات یافتہ افراد بھی جن کا مدفن اسی مقبرہ میں ہے ہم اُن کے تابوتوں کو مقدّر وقت آنے پر واپس لے جائیں گے اور اُن تمام امانتوں کو جانوں سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہوئے اوّلین وقت میں اُن جگہوں پر پہنچا دیں گے جن کی طرف وہ حقیقی طور پر اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں۔ اور جہاں انہیں پہنچانا ضروری ہے اور جن کا ہم نے عہد کیا ہوا ہے۔"

منقول از الفضل ربوہ ۱۱ نومبر ۱۹۶۵ء

جماعت احمدیہ میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا رائج فرمودہ

انتخاب خلافت کا مستقل طریق!

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا جماعت احمدیہ پر ایک عظیم احسان یہ بھی ہے کہ آپؓ نے جماعت احمدیہ میں انتخاب خلافت کا ایک مستقل طریقہ رائج فرما دیا۔ چنانچہ آپؓ کی وفات کے بعد جماعت میں خلافت ثالثہ اور خلافت رابعہ کا انتخاب اسی طریق کے مطابق عمل میں آیا۔

مجلس انتخاب خلافت

انتخاب خلافت کے اس طریق میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک "مجلس انتخاب خلافت" قائم فرمائی۔ جس کا ذکر سب سے پہلے حضورؓ نے ۱۹۵۶ء کے جلسہ سالانہ پر فرمایا۔ رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۷ء میں "انتخاب خلافت کے متعلق ایک ضروری ریزولیوشن" کے نام سے ایک ریزولیوشن میں اس مجلس کے بارے میں جملہ تفاصیل درج ہیں۔ اس میں تحریر ہے:-

"سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کے موقعہ پر آئندہ خلافت کے انتخاب کے متعلق یہ بیان فرمایا تھا کہ پہلے یہ قانون تھا کہ مجلس شوریٰ کے ممبران جمع ہو کر خلافت کا انتخاب کریں۔ لیکن آجکل کے فتنہ کے حالات نے ادھر توجہ دلائی ہے کہ تمام ممبران شوریٰ کا جمع ہونا بڑا لمبا کام ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس سے فائدہ اٹھا کر منافق کوئی فتنہ کھڑا کر دیں۔ اس لئے اب میں یہ تجویز کرتا ہوں جو اسلامی شریعت کے عین مطابق ہے کہ آئندہ خلافت کے انتخاب میں مجلس شوریٰ کے جملہ ممبران کی بجائے صرف ناظران صدر انجمن احمدیہ، ممبران صدر انجمن احمدیہ، وکلاء تحریک جدید، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زندہ افراد (جن کی تعداد اس غرض کے لئے اس وقت تین ہے یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب) جامعۃ المبشرین کا پرنسپل۔ جامعہ احمدیہ کا پرنسپل۔ اور مفتی سلسلہ احمدیہ مل کر فیصلہ کیا کریں۔"

مجلس انتخاب خلافت کے اراکین میں اضافہ

جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے علماء سلسلہ اور دیگر بعض صاحبان کے مشورہ کے مطابق مجلس انتخاب خلافت میں مندرجہ ذیل اراکین کا اضافہ فرمایا:-

"(۱) مغربی پاکستان کا امیر اور اگر مغربی پاکستان کا ایک امیر مقرر نہ ہو تو علاقہ جات مغربی پاکستان کے امراء جو اس وقت چار ہیں۔ (۲) مشرقی پاکستان کا امیر (۳) کراچی کا امیر۔ (۴) تمام اضلاع کے امراء۔ (۵) تمام سابق امراء جو دو دفعہ کسی ضلع کے امیر رہ چکے ہوں گو انتخاب خلافت کے وقت امیر نہ ہوں۔ (ان کے اسماء کا اعلان صدر انجمن احمدیہ کرے گی) (۶) امیر جماعت احمدیہ قادیان۔ (۷) ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ (۸) تمام زندہ صحابہ کرام کو بھی انتخاب خلافت میں رائے دینے کا حق ہوگا۔ اس غرض کے لئے صحابی وہ ہوگا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا ہو اور حضورؑ کی باتیں سنی ہوں۔ اور ۱۹۰۸ء میں حضور علیہ السلام کی وفات کے وقت اس کی عمر کم از کم ۱۲ سال کی ہو۔ صدر انجمن احمدیہ تحقیقات کے بعد صحابہ کرام کے لئے سرٹیفکیٹ جاری کرے گی اور ان کے ناموں کا اعلان کرے گی۔ (۹) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوّلین صحابیوں میں سے ہر ایک کا بڑا لڑکا انتخاب میں رائے دینے کا حق دار ہوگا۔ بشرطیکہ وہ مبائعین میں شامل ہو۔ اس جگہ صحابہ اوّلین سے مراد وہ احمدی ہیں جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۱ء سے پہلے کی کتب میں فرمایا ہے۔ (۱۰) ایسے تمام مبلغین سلسلہ احمدیہ جنہوں نے کم از کم ایک سال بیرونی ممالک میں تبلیغ کا کام کیا ہو۔ اور بعد میں تحریک جدید نے کسی الزام کے ماتحت انہیں فارغ نہ کر دیا ہو۔ (ان کو تحریک جدید سرٹیفکیٹ دے گی اور ان کے ناموں کا اعلان کرے گی)۔ (۱۱) ایسے تمام مبلغین سلسلہ احمدیہ جنہوں نے پاکستان کے کسی صوبہ یا ضلع میں رئیس التبلیغ کے طور پر کم از کم ایک سال کام کیا ہو۔ اور بعد میں ان کو صدر انجمن احمدیہ نے کسی الزام کے ماتحت فارغ نہ کر دیا ہو۔ انہیں صدر انجمن احمدیہ سرٹیفکیٹ دے گی۔ اور ان کے ناموں کا اعلان کرے گی۔"

مجلس انتخاب خلافت کا دستور العمل

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے مندرجہ بالا جملہ اراکین مجلس انتخاب خلافت کے لئے حسب ذیل دستور العمل منظور فرمایا:-

ا۔ مجلس انتخاب خلافت کے جو اراکین مقرر کئے گئے ہیں اُن میں سے بوقت انتخاب حاضر افراد انتخاب کرنے کے مجاز ہوں گے۔ غیر حاضر افراد کی غیر حاضری اثر انداز نہ ہوگی اور انتخاب جائز ہوگا۔ انتخاب خلافت کے وقت اور مقام کا اعلان کرنا مجلس شوریٰ کے سیکرٹری اور ناظر اعلیٰ کے ذمہ ہوگا۔ ان کا فرض ہوگا کہ موقع پیش آنے پر فوراً مقامی اراکین مجلس انتخاب کو اطلاع دیں۔ بیرونی جماعتوں کو تاروں کے ذریعہ اطلاع دی جائے۔ اخبار الفضل میں بھی اعلان کر دیا جائے۔

ج۔ نئے خلیفہ کا انتخاب مناسب انتظار کے بعد ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر ہونا چاہیئے مجبوری کی صورت میں زیادہ سے زیادہ تین دن کے اندر انتخاب ہونا لازمی ہے۔ اس عرصہ درمیانی عرصہ میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان جماعت کے جملہ کاموں کو سرانجام دینے کی ذمہ دار ہوگی۔

د۔ اگر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی زندگی میں نئے خلیفہ کے انتخاب کا سوال اُٹھے تو مجلس انتخاب خلافت کے اجلاس کے وہ پریذیڈنٹ ہوں گے۔ ورنہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے اُس وقت کے سینئر ناظر یا وکیل اجلاس کے پریذیڈنٹ ہوں گے۔ (ضروری ہے کہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید فوری طور پر مشترکہ اجلاس کرکے ناظروں اور وکلاء کی سینیارٹی فہرست مرتب کریں)۔"

ھ۔ مجلس انتخاب خلافت کا ہر رکن انتخاب سے پہلے یہ حلف اُٹھائے گا کہ:-

"مَیں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اعلان کرتا ہوں کہ مَیں خلافت احمدیہ کا قائل ہوں اور کسی ایسے شخص کو ووٹ نہیں دوں گا جو جماعت مبائعین سے خارج کیا گیا ہو یا اس کا تعلق احمدیت یا خلافت احمدیہ کے مخالفین سے ثابت ہو۔"

جب خلافت کا انتخاب عمل میں آئے تو منتخب شدہ خلیفہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ لوگوں سے بیعت لینے سے پہلے کھڑے ہو کر قسم کھائے کہ:-

"مَیں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ مَیں خلافت احمدیہ پر ایمان رکھتا ہوں اور مَیں اُن لوگوں کو جو خلافت احمدیہ کے خلاف ہیں باطل پر سمجھتا ہوں۔ اور مَیں خلافت احمدیہ کو قیامت تک جاری رکھنے کے لئے پوری کوشش کروں گا۔ اور اسلام کی تبلیغ کو دُنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے انتہائی کوشش کرتا رہوں گا۔ اور مَیں ہر غریب اور امیر احمدی کے حقوق کا خیال رکھوں گا اور قرآن شریف اور حدیث کے علوم کی ترویج کے لئے جماعت کے مردوں اور عورتوں میں ذاتی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی کوشاں رہوں گا۔"

بُنیادی قانون

"آئندہ خلافت کے انتخاب کے لئے یہی قانون جاری رہے گا۔ سوائے اس کے کہ خلیفۂ وقت کی منظوری سے شوریٰ میں یہ مسئلہ پیش کیا جائے۔ اور شوریٰ کے مشورہ کے بغیر خلیفۂ وقت کوئی اَور تجویز منظور کرے۔" (۲۰ مارچ ۱۹۵۷ء)

قانون کے مطابق منتخب ہونیوالے خلیفہ کو بشارت

"جب بھی انتخاب خلافت کا وقت آئے اور مقررہ طریق کے مطابق جو بھی خلیفہ چُنا جائے مَیں اُس کو ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر اس قانون کے ماتحت وہ چُنا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوگا اور جو بھی اس کے مقابل میں کھڑا ہوگا وہ بڑا ہو یا چھوٹا ذلیل کیا جائے گا۔ اور تباہ کیا جائے گا۔ کیونکہ ایسا خلیفہ صرف اس لئے کھڑا ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کو پُورا کرے کہ خلافت حقہ اسلامیہ ہمیشہ قائم رہے پس چونکہ وہ قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتوں کو پُورا کرنے کے لئے کھڑا ہوگا اس لئے اُسے ڈرنا نہیں چاہیئے۔"

(خلافت حقہ اسلامیہ صفحہ ۱۷)

تا ابد جاری رہے گا یہ خلافت کا نظام

ہے خلافت وعدۂ خلّاقِ بستانِ جہاں   مومنینِ صالحین و کاملیں سے بے گماں
مہبطِ برکات و افضالِ خداوندِ یگاں   باعثِ تمکینِ دینِ مصطفیٰ شاہِ جہاںؐ
دافعِ رنج و الم اور موجبِ صد انبساط
اضطرابِ دل مٹے جس سے وہ داروئے نشاط

پرتوِ مہرِ نبوت ہے خلافت کا نظام   خود نبوت کی نیابت ہے خلافت کا نظام
دین کی عظمت اور شوکت ہے خلافت کا نظام   ملّتِ بیضا کی سطوت ہے خلافت کا نظام
باعثِ شیرازہ بندی، اتحاد و اتفاق
دور ہو جاتے ہیں اس سے افتراق و انشقاق

ہے خلافت درحقیقت سایۂ عرشِ بریں   ہے سروشِ حق تعالیٰ سے ہوا یہ ہم قریں
ہوتے ہیں اس سے بیاباں رشکِ خلدِ بریں   شہپرِ عنقا جلائے اس کی آہِ آتشیں
اوجِ ہمت دیکھئے ہے کہکشاں بھی گردِ راہ
صید ہیں نخچیر ہیں اس کے زحل و مہر و ماہ

ہے خلافت مومنوں کا فخر و نازِ ہر سعید   ہوتی ہے نزدیک تر اس سے جو ہے منزل بعید
رہتی ہے سرسبز و تازہ اس سے ہر کشتِ امید   فتح و نصرت کا ہے زینہ کامرانی کی کلید
سرفرازی ہے خلافت کی اطاعت میں نہاں
جو مطیع اس کا ہوا اُس پر خدا ہے مہرباں

حرمتِ دینِ محمدؐ کی خلافت پاسباں!   پرچمِ اسلام کی ہے یہ خلافت نگہباں
ہر دلِ مومن میں بھر دیتی ہے یہ وہ بجلیاں   کفر کا خاشاک خاکستر ہو جس سے بے گماں
فیض بخشِ کُل جہاں ہے یہ خلافت کا نظام
باعثِ تنظیمِ اُمت ہے خلافت کا نظام

نظم و نسقِ دینِ حق کا ہے خلافت سے قیام   ہے کفِ جبریل پر عشقِ محمدؐ کا وہ جام
پی کے جس کو مست ہو جاتا ہے ہر اک خاص و عام   راہِ دیں میں تیز تر اٹھتا ہے ہر مومن کا گام
یہ خلافت شاہراہِ خدمتِ اسلام ہے
بزمِ کُن میں دینِ حق کا اس سے اونچا نام ہے

اس کا مقصد ہے حصولِ حبِّ ربِّ ذوالجلال   ہے مساعی اس کی پائے دینِ برحق ہر کمال
ہے تمنا اس کی کہ آئے حزبِ شیطاں پر زوال   پھیل جائے دہر میں قرآن کا حسن و جمال
جانبِ منزل رواں ہے دینِ حق کا کارواں
اس کی ٹھوکر سے ہیں ہوتے سرنگوں کوہِ گراں

آندھیوں کی زد میں بھی سرسبز اس کا بوستاں   بحرِ طوفاں خیز میں بھی اس کی کشتی ہے رواں
ہے چراغ اس کا ہوائے تند میں بھی ضو فشاں   کیونکہ یہ ہے زیرِ حفظِ نگہبانِ کُل جہاں
جو ہوا اس سے مزاحم وہ ہوا بے نام و ننگ
ہے خلافت کی عداوت قادرِ مطلق سے جنگ

حضرتِ آدم کے قصے میں یہ نکتہ ہے نہاں   جو خلافت سے ہوا سرکش وہ ناری بے گماں
تابعِ حکمِ خلافت ہوتے ہیں جو خوش بیاں   حاصل ان کو بے گماں لطفِ خداوندِ یگاں
آیتِ "استخلاف" سے ہے یہ حقیقت آشکار
زمرۂ فساق میں ہوتا ہے منکر کا شمار

مرکزِ بیعت جسے قائم ہے یہ وہ حبل المتیں   دردمندوں، بے کسوں کے واسطے حصنِ حصیں
منتشر نورِ ہدایت جس سے ہے وہ ماہِ مبیں   ہے عروجِ قوم کی خاطر ضمانت دار و ضمیں
ہے خلافت نام و ناموسِ محمدؐ کی امیں
قادرِ مطلق خدا ہر آن ہے اُس کا معیں

غیر ملکوں میں مساجد کا جو پھیلا جال ہے   دولتِ قرآن سے ہر شخص مالا مال ہے
نعرۂ تکبیر سے شیطاں ہوا بدحال ہے   ہر مجاہد کے قدم سے زورِ شر پامال ہے
برکتیں یہ سب خلافت سے ہیں حاصل بے گماں
ہے خلافت عزّ و جاہِ ملّتِ اسلامیاں

حق تعالیٰ نے لگایا ہے خلافت کا نہال   کس کا بل بوتا ہے جو اس کو کریگا پائمال
حافظ و ناصر ہے اس کا وہ خدائے ذوالجلال   حیّ اور قیوم و باقی لا یموت و لا زوال
ہے یہی منشاءِ حق و ایزد و ربّ الانام
تا ابد جاری رہے گا یہ خلافت کا نظام

وسعتِ آفاق اس کی بوئے خوش سے عنبریں   قلبِ ہر مومن میں ہے اس کی محبت جاگزیں
ہر عدو اس کا ہوا شیطان کا ہے ہم قریں   ہے خلافت ظلِّ مہر و لطفِ ربّ العالمیں
فضلِ حق پانے کا ذریعہ ہے خلافت کا نظام
موجبِ لطفِ الٰہی ہے خلافت کا نظام

اے کہ جو انصار میں شامل ہیں از فضلِ خدا   لطفِ حق تعالیٰ سے تم سب خوش رہو ہر دم سدا
مثلِ پروانہ خلافت کی شمع پر ہو فدا   تا رہے راضی خدائے کُن فکاں ربّ الوریٰ
ہوں گے روشن بحر و بر از نورِ شاہِ کُن فکاں
یہ زمیں ہو گی نئی ہو گا نیا اِک آسماں

نوجوانو! اٹھ کھڑے ہو طبلِ جنگ ہے بج گیا   اپنا لشکر لے کے پھر شیطان صف آرا ہوا
تیغِ قرآں لے کے ہاتھوں میں چلو آگے ذرا   رات کے تیروں سے کر دو حزبِ شیطاں کو فنا
سرفروشی کی تمنا جو تمہارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے باطل میں ہے

سید ادریس احمد عاجز عظیم آبادی

آہ! حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضؓ!

قدرتِ ثانیہ کا تیسرا مظہر ہم سے ہمیشہ کیلئے رخصت ہو گیا!

از محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ قادیان

وصال کی اندوہناک خبر

یہ افسوسناک اور غیر متوقع خبر لکھتے ہوئے قلم رکتا ہے مگر حقیقت کا اعتراف و اقرار کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کہ ہمارے محبوب امام حضرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو قدرتِ ثانیہ کا تیسرا ظہور تھے وہ ۹ جون ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب کو بوقت قریباً پونے ایک بجے اسلام آباد (پاکستان) میں ۷۳ سال کی عمر میں ہم سے ہمیشہ ہمیش کے لئے رخصت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اور حدیثِ نبوی صلعم " القلب یحزن والعین تدمع ولا نقول الا ما یرضی بہ ربنا " کے مطابق اس سانحۂ ارتحال پر ہمارے دل غمگین ہیں۔ اور ہماری آنکھیں آنسو بہاتی ہیں۔ مگر ہماری زبانوں پر وہی الفاظ ہیں جو خداوند تعالیٰ کو پسند ہیں۔ اور اس کی رضا پر راضی رہنے کا اقرار کرتے ہیں۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔ کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام۔ وانا بفراقک یا امیر المؤمنین لمحزونون۔

کہ اے ہمارے محبوب امامؓ! ہم آپ کی جدائی پر غمگین و افسردہ ہیں۔ مگر مشیتِ ایزدی کے آگے سرِ تسلیم خم ہے۔ اے ہم سے رخصت ہونے والے، جا! اپنے ربِ کریم کے حضور حاضر ہو جا! جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام ہیں تیرا بسیرا ہو۔ خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کی آپؓ پر بارش ہو۔ ہم غمزدہ خدام آپؓ کے بابرکت دورِ خلافت اور آپؓ کے احسانات کو یاد کرتے ہوئے آپؓ کے لئے بارگاہِ رب العزت میں عاجزانہ دعائیں کرتے رہیں گے۔ خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کی جو شمع آپؓ نے روشن کی ہے، اللہ تعالیٰ دنیا میں ہمیں اس مشعل کو روشن رکھنے اور آپؓ کے مقدس مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بابرکت دورِ خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء کو پیدا ہوئے۔ آپؓ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کے فرزند اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وفات پر آپؓ جماعت کے تیسرے خلیفہ منتخب ہوئے۔ اب ۹ جون ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب کو حضورؓ کا وصال ہوا۔ اس کے مطابق حضورؓ کی عمر قریباً ۷۳ سال اور دورِ خلافت قریباً ۱۷ سال تھا۔ حضورؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ " الوصیۃ " کے مطابق قدرتِ ثانیہ (یعنی خلافت) کے تیسرے مظہر تھے۔ گویا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے تیسرے جانشین و خلیفہ تھے۔

آپؓ کے بارہ میں آپؓ کے والدِ بزرگوار حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رقم فرمایا تھا:

" مجھے اللہ نے خبر دی ہے کہ مجھے ایک بیٹا دیا جائے گا جو دین کا بڑا مددگار ہوگا اور اسلام کی خدمت کے لئے ہمیشہ مستعد رہے گا۔"

اسی طرح یہودیوں کی کتاب " طالمود " میں ہزاروں سال قبل درج شدہ پیشگوئی کہ

" مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد اس کی بادشاہت پہلے اس کے بیٹے اور اس کے بعد اس کے پوتے کو ملے گی۔"

(طالمود جوزف بارکلے باب ۵ ص ۳۷ مطبوعہ لندن)

تینوں مقدس ہستیوں یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے فرزندِ ارجمند حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اور آپؑ کے پوتے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ کی ذاتِ بابرکات میں پوری ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اشاعتِ احمدیت اور تبلیغِ اسلام کیلئے حضورؓ کی مختلف مبارک تحریکات

حضور رضی اللہ عنہ نے اپنے بابرکت عہدِ خلافت میں دنیا بھر میں جماعتِ احمدیہ کے استحکام، تبلیغِ اسلام اور اشاعتِ قرآن کے لئے کئی ایک مبارک تحریکات کا اجراء فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب تحریکات میں غیر معمولی برکت و قبولیت عطا فرمائی۔ احبابِ جماعت نے ان تحریکات کو کامیاب بنانے کے لئے تن، من، دھن کی قربانی کی۔ اور ان کے شاندار نتائج اور شیریں اور خوشگوار پھل ہر ملک میں نظر آ رہے ہیں۔ مثلاً :-

۱۔ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی تحریک۔ جس کے ذریعہ حضرت مصلح موعودؓ کے تبلیغی و تربیتی منصوبوں کو کامیابی کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچایا جا رہا ہے۔

۲۔ نصرت جہاں اسکیم؛ جس کے ذریعہ مغربی و مشرقی افریقہ میں پہلے سے قائم شدہ مشنوں اور مساجد اور میڈیکل سنٹرز اور تعلیمی اداروں میں غیر معمولی اضافہ کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ نائیجیریا۔ گھانا۔ لائبیریا۔ گیمبیا اور سیرالیون میں نصرت جہاں اسکیم کے ماتحت مزید ۱۷ میڈیکل سنٹرز اور ۱۵ سیکنڈری اسکول کھولے جا چکے ہیں۔

۳۔ صد سالہ جوبلی منصوبہ: دسمبر ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احبابِ جماعت کے سامنے یہ اسکیم رکھی کہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو جماعتِ احمدیہ کا قیام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ عمل میں آیا تھا۔ ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو جماعت کے قیام پر ایک سو سال گزر چکے ہوں گے۔ اس موقعہ پر جماعت صد سالہ جوبلی منائے گی۔ اور درمیانی سولہ سال کے عرصہ کے لئے حضورؓ نے جماعت کے سامنے ایک جامع منصوبہ پیش فرمایا کہ

- مشرقی اور مغربی افریقہ۔ ڈنمارک۔ فرانس اٹلی۔ ناروے۔ سویڈن۔ سپین۔ انگلینڈ۔ کینیڈا۔ شمالی و جنوبی امریکہ میں مزید مشن ہاؤس قائم کئے جائیں۔ ہر ایک مشن میں مسجد ہو اور ایک مشن ہاؤس اور دفتر کی تمام ضروریات۔
- قرآن کریم کے تراجم۔ روسی۔ فرانسیسی۔ چینی۔ اطالوی۔ اور یوگو سلاوی زبانوں میں اور مغربی افریقہ میں بولی جانے والی ایک عام زبان میں کئے جائیں۔
- اسلام کا لٹریچر کم از کم دنیا کی سو زبانوں میں شائع کیا جائے۔
- پاکستان اور بیرونی ممالک میں پریس نصب کئے جائیں۔
- قرآن مجید کی اشاعت کے لئے جہاں جہاں اجازت ملے براڈ کاسٹنگ اسٹیشن قائم کئے جائیں۔

اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس تحریک کے بعد صرف نو سال میں اس تبلیغی و تربیتی منصوبہ کے بیشتر حصہ پر جماعت عملی اقدامات کر چکی ہے۔ اور انشاء اللہ بقیہ چھ سالوں میں یہ منصوبہ بڑی آب و تاب سے تکمیل کو پہنچ کر جماعتِ احمدیہ کی خوشیوں کو دوبالا کرے گا۔ وباللہ التوفیق۔

خلافتِ ثالثہ کا ایک زرّیں کارنامہ

سرزمین سپین میں اسلام کی عظمتِ رفتہ کے قریباً سات سو سال بعد قرطبہ کے ماحول میں پیدرو آباد کے مقام پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک سے ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو ایک مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ یہ مسجد جو فنِ تعمیر کا ایک نادر نمونہ ہے پچھلے سال مکمل ہو چکی ہے۔ انشاء اللہ اس مسجد کا افتتاح سابقہ طے شدہ پروگرام کے مطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو ہوگا۔ اور ہسپانیہ کا ملک پھر سے اسلام کے آسمانی اور روحانی نوبت خانوں سے گونجنے لگے گا۔

خلافتِ ثالثہ میں قرآن مجید کی غیر معمولی اشاعت

اگر ہم خلافتِ ثالثہ کے مبارک عہد پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں تو ہمیں یہ امر نمایاں نظر آتا ہے کہ خلافتِ ثالثہ کے مبارک دور میں قرآنِ مجید کی اشاعت گزشتہ تمام خلافتوں سے بڑھ کر ہوئی ہے اور کلام اللہ کو پھیلانے کا یہ سلسلہ روز افزوں ہے۔ انشاء اللہ اب جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ قرآنی انوار سے ساری دنیا منور ہو جائیگی اور ہر ملک اور ہر قوم بلکہ ہر دل پر قرآن ہی کی حکومت ہوگی۔

دُعا

حافظِ قرآن و عاشقِ قرآن حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؓ کا پیارا وجود گو اب ہم میں نہیں۔ لیکن حضورؓ نے احبابِ جماعت میں خدمتِ قرآن اور اشاعتِ اسلام کی جو روح اور جذبہ پیدا کر دیا ہے وہ انشاء اللہ نہ صرف قائم رہے گا بلکہ بڑھتا رہے گا اور ہم خدام آپؓ کے کارہائے نمایاں اور احسانات کو یاد کر کے آپؓ کے لئے بارگاہِ رب العزت میں دعائیں کرتے رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ آپؓ کو اعلیٰ علیین میں اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات سے نوازے اور ہم خدام کو آپؓ کے نقشِ قدم پر چلنے اور آپؓ کی پیش کردہ تحریکوں اور منصوبوں کو تک مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ جماعت کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو۔ اور دینی و دنیوی برکات سے نوازے۔ آمین یا ربّ العالمین ؎

نہایت ہی پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یادیں

از محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب پروفیسر شعبۂ ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد * نزیل قادیان

۹ جون ۱۹۸۲ء کو یہ انتہائی اندوہناک خبر ملی کہ ہمارے انتہائی مشفق و مہربان آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ ہم سے جُدا ہو گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ و اِنّا اِلیہِ راجعون۔ حضور رض کا نورانی چہرہ شفقت سے معمور مسکراہٹ اور ایمان افروز کلمات یاد آرہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو ۱۹۶۸ء میں دو دفعہ ربوہ جاکر حضور رض سے ملاقات کرنے کا شرف اور حضور رض کی دستی بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ دوسری دفعہ والد محترم علی محمد الٰہ دین صاحب میرے ساتھ تھے۔ اور حضور رض نے بیعت کے وقت اپنا دستِ مبارک ان کے ہاتھ پر رکھا تھا۔ جب بیعت اور دُعا سے فارغ ہوئے تو حضور رض کا چہرۂ مبارک آنسوؤں سے تر تھا۔

حضور رض نے ہندوستان کی جماعت کو ہم طعامی کا شرف بخشا۔ اور ازراہِ شفقت والد صاحب کو اپنے پہلو میں بٹھایا۔ والد صاحب سے حضور رض نے دریافت فرمایا کہ ہندوستان میں گندم کا کیا بھاؤ ہے۔ وہ بتا نہیں سکے۔ بعدیں والدہ صاحبہ نے حضور رض سے ملاقات کی تو حضور رض نے ان سے فرمایا، معلوم ہوتا ہے سب کام آپ ہی کرتی ہیں۔ آپ کے شوہر سے مَیں نے گندم کا بھاؤ پوچھا اور وہ نہ بتا سکے۔ ۱۹۷۹ء کے آغاز میں میری اہلیہ اور تین بچوں کو حضور رض کی ملاقات کا شرف حاصل ہُوا۔ اور وہ بھی قلب و ذہن پر حضور رض کی گہری محبت کے نقوش لے کر لوٹے۔

۱۹۷۹ء کے جلسہ پر جب خاکسار ربوہ گیا تو حضور رض نے فرمایا کتنے عرصہ کے بعد آئے ہو۔ مَیں نے عرض کی گیارہ سال کے بعد۔ تو فرمایا گویا ۱۱ سال اندھیرے میں رہے ہو۔ پھر حضور رض نے حیدر آباد میں جماعت کے طلباء کی تعلیم کے معیار سے متعلق دریافت فرمایا۔ حضور رض نے اسی جلسہ میں محترم ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب کو نوبل پرائز ملنے پر اللہ تعالیٰ کی بکثرت حمد اور شکر گزاری کے بعد اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ جماعت سائنس کے میدان میں ترقی کرے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ حضور رض کی اسی خواہش ہی کا نتیجہ تھا کہ سکندر آباد واپس آنے کے بعد خاکسار کو کیمبرج یونیورسٹی کی طرف سے علم ہیئت کی ایک بین الاقوامی کانفرنس میں شمولیت کا دعوت نامہ موصول ہُوا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عین انہی ایام میں انگلستان میں (آکسفورڈ اور کیمبرج میں) قیام کا موقعہ ملا جبکہ حضور رض وہاں تشریف فرما تھے۔ خاکسار جب کبھی لندن میں حضور رض کی خدمت میں حاضر ہوتا حضور رض انتہائی شفقت اور محبت کا اظہار فرماتے۔ ایک دفعہ انگریزی میں فرمایا:-

"Are you still in Oxford?"

دوسری دفعہ فرمایا:-

"حیدر آباد سے بھاگ آئے ہو!"

۹ راگست ۱۹۸۰ء (۲۷ رمضان المبارک) کی ملاقات خاص طور پر یادگار رہی جبکہ حضور رض نے بڑی دلچسپی سے GALAXIES کے بارے میں مجھ سے دریافت فرمایا۔ خاکسار نے دُعا کی درخواست کی۔ اور عرض کی کہ حضور رض! اس وقت میں آکسفورڈ یونیورسٹی میں Galaxies کی باہمی کشش کے بارے میں مضمون لکھ رہا ہوں۔ حضور رض نے اس نظریہ کے بارے میں دریافت فرمایا کہ جس کے مطابق Galaxies کے درمیان نیا مادہ پیدا ہو رہا ہے۔ مَیں نے عرض کی کہ حضور رض! یہ ایک HYPOTHESIS ہے۔ پھر ظہر کی نماز حضور رض نے پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر حضور رض نے ہاتھ کے اشارہ سے مجھے اپنے پاس بُلایا۔ اور فرمایا کیا یہ بھی Hypothesis ہے کہ galaxies ایک دوسرے سے دُور ہوتے جا رہے ہیں؟ مَیں نے عرض کی کہ حضور رض یہ مشاہدے سے ثابت ہے۔ حضور رض نے فرمایا کہ اس کے معنے یہ ہوئے کہ کائنات کی کثافت (DERSITY) کم ہوتی جا رہی ہے۔ تو درمیان میں کیا ہوتا ہے؟ میں نے عرض کی کہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ دُور دراز galaxies کے ایک دوسرے سے مزید دُور ہونے کے نتیجہ میں کائنات کی کثافت کم ہو رہی ہے۔ نیا مادہ پیدا ہونے کے بارے میں ہمیں کوئی قطعی علم نہیں ہے۔ فرمایا، ہاں! انسان کا علم محدود ہے۔ پھر یہ فرماکر کہ "اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا" حضور رض دوسرے احباب کی طرف متوجہ ہوئے۔ حضور رض کے اس دُعائیہ جملہ سے جو میری حوصلہ افزائی ہوئی وہ بیان سے باہر ہے۔ چنانچہ انگلستان کے قیام کے دوران اور اس کے بعد بھی میں نے اس دُعائیہ جملہ کو بارہا حیرت انگیز طور پر پُورا ہوتے ہوئے دیکھا۔

۱۹۸۰ء کی عید الاضحیٰ زندگی کی یادگار عید رہی۔ کیونکہ اس عید کی نماز حضور اقدس رض کی اقتدا میں پڑھنے کا موقعہ ملا۔ حضور رض نے خطبۂ عید میں آیت قرآنی اِفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ کی نہایت ایمان افروز تفسیر بیان فرمائی کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے یہ جواب نہیں دیا کہ مجھے ذبح کر دیجئے بلکہ ایسا جواب دیا جو ہمارے لئے ہر امر میں مشعلِ راہ ہے کہ جو بھی خدا کہے وہ کرو۔ بعد نماز حضور رض نے احباب جماعت کو جو شاید ہزاروں کی تعداد میں تھے شفقت بھری مُسکراہٹ کے ساتھ شرف مُصافحہ بخشا۔ خاکسار نے عرض کی کہ حضور رض! مَیں ہندوستان کی ساری جماعت کی طرف سے عید مُبارک عرض کرتا ہوں۔ حضور رض نے فرمایا، میری طرف سے بھی عید مُبارک۔

دُنیا کی ہدایت اور تباہی سے بچنے کے لئے حضور رض کے دِل میں غیر معمولی درد تھا۔ ۱۹۸۰ء کے لندن کے جلسہ سالانہ میں جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے حضور رض نے فرمایا کہ عہد کرو کہ اس امر کے لئے دُعا کروگے۔ مجھ سے عہد کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ مَیں نے ایک دن مرنا ہے۔ اُس خدا سے عہد کرو جو زندہ ہے۔ اور نہیں مرے گا کہ تم بنی نوعِ انسان کے لئے دُعائیں کروگے۔

حضور اقدس رض کو اللہ تعالیٰ نے قبولیتِ دُعا کا نشان عطا فرمایا تھا۔ ۱۹۶۸ء میں میرے خُسر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے حضور رض سے میرے متعلق عرض کی کہ حضور ان کی ترقی رُکی ہوئی ہے۔ اس کے بعد ایک سال کے اندر بغیر کسی تدبیر کے ترقی مل گئی۔ اور مجھے ریڈر (Reader) کا عُہدہ خلافِ معمول برائے نام انٹرویو کے بعد دے دیا گیا۔ وائس چانسلر نے کمیٹی کے لوگوں سے میرا تعارف کرایا کہ This is the candidate مجھ سے کوئی سوال پوچھا نہیں گیا اور پھر وائس چانسلر نے کہا Congratulations

میرے ہندو دوست بھی حضور رض سے دُعا کی درخواست کرتے تھے۔ ایک دوست ڈاکٹر شیو رام شاستری جو عثمانیہ یونیورسٹی میں Biochemistry کے پروفیسر ہیں اُن کے ہاں شادی پر دس سال سے زائد عرصہ گزر جانے کے بعد بھی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ اُن کی اہلیہ نے حضور رض کو خط لکھ کر بچہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست کی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں جلد بیٹا عطا فرمایا۔ جس کی عُمر اس وقت چار سال ہے۔

اللہ تعالیٰ پر کامل توکّل رکھنے والا اور تمام بنی نوع انسان سے غیر معمولی ہمدردی رکھنے والا وجُود ہمیں یہ ماٹو دے کر کہ "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں ہے۔" اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد جاری کرا کے اپنے مولائے حقیقی کے پاس چلا گیا۔ دِل غمگین ہے اور آنکھ اشکبار لیکن اسے خدا ع

"راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو"

تو ہمارے محبوب آقا محمود ثانی احمد ثالث رض پر اپنی بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کر۔ اے ہمارے پیارے خدا! تُو نے ہمیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خلافتِ راشدہ کی بیش بہا نعمت دوبارہ عطا کی۔ اور تین جلیل القدر خلفاء عطا فرمائے ع

"اے میرے ربِّ محسن کیونکر ہو شکرِ احسان"

اے ہمارے پیارے خدا! خلافت کی یہ نعمت ہم میں ہمیشہ قائم رکھ اور ہمیں خلیفۂ وقت کے ساتھ ہمیشہ انتہائی عقیدت۔ وفاداری۔ اور اطاعت کا تعلق قائم رکھنے کی توفیق عطا فرما!!

اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن بِرَحْمَتِکَ

یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن

ماضی کے جھروکے سے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ سے وابستہ چند کیف آور یادیں

از مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان

موسم گرما کی ایک حسین دوپہر تھی۔ لوگ دوپہر کا کھانا کھا کر درختوں کے سائے میں آرام کرنے کی تیاری کر رہے تھے۔ ایک دوست لاہور سے آئے اور گویا ہوئے کہ میں نے واپسی پر دیکھا ہے کہ بارہ دری میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب چند خدام کے ہمراہ دریا کی سیر کے لئے تشریف لائے ہیں۔ یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح آن کی آن میں شاہدرہ کے تمام احمدیوں کے گھروں تک پہنچ گئی۔ پھر کیا تھا خدام، انصار اور اطفال سب ہی حکیم صاحب کے مطب میں آ موجود ہوئے۔ اچھے آم۔ تازہ کھجوریں اور دودھ مہیا کیا گیا اور دوست اپنے طور پر مقدور بھر کھانے پینے کی اشیاء لے کر حاضر ہو گئے۔ شاہدرہ کی جماعت کا یہ وفد تھوڑی دیر میں بارہ دری میں موجود تھا۔ ان دنوں بارہ دری دریائے راوی کے کنارے پر ایک اچھی سیرگاہ ہوا کرتی تھی۔ اب اس کا کچھ حصہ مسمار ہو چکا ہے اور راوی کا نیا پل اس بارہ دری کے قریب بنا ہے اس لئے بارہ دری کے ساتھ سیرگاہ اور باغیچہ سڑک کی زد میں آکر اپنی وسعت کھو بیٹھے ہیں۔ ان دنوں الیاس تھا۔ وہاں پہنچ کر کیا دیکھا۔ ایک درخت کے سائے میں آپ کا کیمپ ہے۔ خدام حاضر ہیں اور تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کا مقابلہ ہو رہا ہے۔ آپ نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ جماعت شاہدرہ کے احباب کو خوش آمدید کہا۔ جماعت شاہدرہ کے افراد بھی اس دلچسپ اور پُرکیف مقابلہ میں شریک ہو کر اپنی روح کی تسکین کا سامان فراہم کرتے رہے۔ ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھی گئیں اور ماحضر مل کر تناول کیا گیا۔ سہ پہر کو کشتی کی سیر کا پروگرام تھا۔ کشتی کی سیر کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف لاہور تشریف لے گئے اور احباب جماعت شاہدرہ اپنے گھروں کو۔ یہ نظارہ آنکھوں کے لئے کیا عجیب تھا اس جگہ دیگر افراد و مرد وزن بھی پکنک کے لئے آتے رہتے تھے۔ مگر ان کی مصروفیات نہانے، سیر کرنے اور کھانے پینے کے علاوہ ریکارڈنگ اور گپ بازی تک

محدود ہوتی تھیں۔ مگر یہ ناظم سیر موعود کا گروپ تھا جو اپنی روحانی شان کے ساتھ نمایاں تھا اور یہ کیسی عجیب بات ہے کہ حضور کو ابتدا سے ہی قرآن کریم کے پڑھنے اور پڑھانے سے ایک دلی لگاؤ تھا حتیٰ کہ آپ کے تفریحی پروگراموں کی جان بھی قرآن کریم ہی کی پیاری آیات ہوتی تھیں۔ جن لوگوں سے اللہ تعالیٰ نے کوئی اہم کام لینا ہوتا ہے انہیں ازل سے ہی وہ اعلیٰ درجہ کی صلاحیتیں ودیعت کر دیتا ہے۔ چنانچہ حضور پُرنور سے اللہ تعالیٰ نے نہایت نازک دور میں جماعت کی قیادت کا کام لینا تھا اس لئے آپ کی طبیعت میں بھی مہم جوئی، جفاکشی، عزم و استقلال محنت و مشقت، خلق، حلم و بردباری اور برداشت و استقامت جیسے بہترین اوصاف بطور خاص ودیعت فرمائے تھے آپ جس کام کے کرنے کا عزم کرتے اس کو کر گزرتے اور کوئی مشکل اور دشواری آپ کا رستہ نہ روک سکتی۔ ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کے معائنہ کے دوران جلسہ گاہ کے بارے میں فرمایا کہ یہ جگہ تنگ ہے گیلری چھوٹی بنائی گئی ہے۔ ان دنوں جلسہ سالانہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے سامنے گراؤنڈ میں ہوا کرتا تھا اور جلسہ گاہ کے اردگرد لکڑی کی شہتیریوں سے ایک گیلری تیار کی جاتی تھی ایک شہتیری نوے ڈگری پر گاڑ دی جاتی تھی اور دوسری پینتالیس ڈگری پر اس کے ساتھ کھڑی کر کے چار پانچ سیڑھیاں بنا دی جاتیں آج کل ربوہ کے جلسہ سالانہ پر بھی کچھ اس قسم کی گیلری بنائی جاتی ہے مگر یہ تو اینٹوں سے بنتی ہے وہ لکڑی کی شہتیریوں سے تیار ہوتی تھی۔ چنانچہ حضور کے اس فرمان پر یہ تجویز ہوئی کہ راتوں رات جلسہ گاہ کی گیلری کو بڑھا کر حضور کے منشاء کے مطابق کشادہ کر دیا جائے۔ ہمارے پیارے امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رضی اللہ عنہ جو ان دنوں صرف صاحبزادہ صاحب تھے نے خدام کے ساتھ مل کر نہایت جوانمردی اور ہمت سے راتوں رات شہر سے شہتیریاں ڈھو کر جلسہ گاہ پہنچائیں اور صبح جلسہ شروع ہونے سے قبل جلسہ گاہ کو حضور کے منشاء گرامی کے مطابق کشادہ

کر دیا۔ اس وقت کا نظارہ دیکھنے والی آنکھوں کو قیامت تک نہیں بھول سکتا کہ ہمارے ہونے والے امام و مقتدا خود اپنے کندھے پر شہتیری اٹھا کر بھاگتے ہوئے جلسہ گاہ کی طرف چلے جاتے تھے۔ تمام خدام لٰلّٰہی کام میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں مصروف تھے۔ حضرت دُرّ ح کو ایک ایسی لذت سے ہمکنار کر رہا تھا جس کا اظہار تقریر و تحریر کے ذریعہ ممکن نہیں۔

حضور جن دنوں صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تھے وہ خدام کی تنظیم کے ابتدائی ایام تھے آغاز کار میں شعبہ خدمت خلق کے تحت شاہراہوں کی درستی پر خاص توجہ دی جا رہی تھی آج جس جگہ قادیان کا بس سٹینڈ ہے اس وقت یہ جگہ نشیبی تھی بارشوں کے علاوہ شہر کی گلیوں کا فالتو پانی بھی اس جگہ جمع ہو کر راستے کو دشوار گزار بنا دیتا تھا۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ پہلا وقار عمل اسی مقام پر کیا گیا تھا اور سیدنا حضرت اقدس مسیح الموعود رضی اللہ عنہ بنفس نفیس یہاں تشریف لا کر خدام کی حوصلہ افزائی فرمایا کرتے تھے۔ مٹی کی پہلی ٹوکری حضور نے خود اٹھائی اور پھر پروانوں کی حالت دیکھنے کے قابل تھی اس وقت کو یاد کر کے ؎

آباد کریں گے اب دیوانے یہ ویرانے

کا نظارہ آنکھوں میں گھوم جاتا ہے۔ اس خدمت کی حلاوت اب تک بھی غیروں کی زبان پر موجود ہے۔ اب بھی شہر کے پرانے بزرگ غیر مسلم دوست اس وقار عمل کا نہایت محبت بھرے انداز میں ذکر کرتے ہیں۔ الغرض اجتماعی وقار عمل کے ذریعہ دیکھتے ہی دیکھتے سڑکیں ٹھیک ہونے لگیں۔ بس سٹینڈ کا یہ حصہ درست ہوا تو ٹینڈر روڈ پر توجہ دی گئی اور نصرت گرلز ہائی سکول سے ریتی چھلہ تک ایک مضبوط بند دو بالا ندر کر رستہ بنایا گیا۔ اس رستہ پر کئی لاکھ مکعب فٹ مٹی پڑی ہو گی تب یہ گزرگاہ ہر موسم میں استعمال کے قابل ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ جو ان دنوں صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تھے اپنے خدام کی خاص نگرانی فرماتے اور کوتاہی پر تادیب بھی فرماتے ایک مرتبہ ہمارے حلقہ کو (جس کے زعیم قاضی عبد الرحمن صاحب

جنید ہاشمی تھے) باب الانوار سے قادر آباد کو جانے والی سڑک کا جو حصہ مٹی ڈال کر ہموار کرنے کے لئے الاٹ ہوا تھا ہمارے خدام پوری محنت سے اس کو مقررہ وقت میں پورا نہیں کر سکے بعد اختتام وقار عمل معائنہ ہونے پر حلقہ کا کام مقررہ سکیل سے کم نکلا تو ارشاد ہوا کہ جملہ خدام حلقہ مسجد مبارک رات کے ایک بجے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ میں حاضر ہوں۔ رات کے ایک بجنے میں چند منٹ باقی تھے خدام لیٹ ہو جانے کے خوف سے قبل از وقت دار الانوار کی طرف دفتر خدام الاحمدیہ میں حاضری دینے کشاں کشاں جا رہے تھے دفتر کے کمپونڈ میں پہنچ کر دیکھا کہ ہمارے پیارے صدر مع محترم چوہدری غلام یٰسین صاحب اور محترم ملک عطاء الرحمن صاحب دفتر کے برآمدہ میں موجود ہیں۔ خدام کی حاضری لی گئی اور حکم ہوا کہ چوہدری صاحب ایک ٹوکری ماخوذ کر کے ایک ایک بتہ وہاں سے ہر خادم لائے۔ ہم نے تعمیل کی۔ لائے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس قدر برکت عطا فرمائی کہ اگلے ماہ جب وقار عمل ہوا تو ہمارے حلقہ زعامت کا کام سب سے نمایاں تھا چنانچہ ہمارے حصہ کی تیار کردہ سڑک کو چونے کی حد بندی کر کے نمایاں کیا گیا اور اس پر حلقہ مسجد مبارک چونے سے جلی حروف میں لکھا گیا اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے اسی مقام پر کھڑے ہو کر وقار عمل کی اختتامی دعا فرمائی اور عہد دہرایا۔

ذہن اس وقت خیالات کے ہجوم میں یہ فیصلہ نہیں کر پا رہا کہ کیا لکھوں اور کیا نہ لکھوں چونکہ میرا یہ مضمون ذاتی مشاہدات تک محدود ہے اس لئے میں نے صرف ان چشم دید باتوں کو بیان کیا ہے جن کا مجھے اپنی ذات میں مشاہدہ کرنے کی توفیق میسر آئی۔

ایک واقعہ بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں حضور نے اپنے خدام کو تو آج یہ ماٹو عطا فرمایا ہے کہ "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"۔ جبکہ حضور خود اپنی زندگی کے منصب خلافت پر متمکن ہونے سے پہلے کے دور میں بھی اس پر عمل پیرا تھے آج بھی ایک غیر از جماعت دوست نے بتایا کہ گذشتہ ۱۹۴۷ء کے پُرخطر ایام میں حضرت صاحب کا وجود ہمارے لئے فرشتہ رحمت تھا۔ آپ ہی کی توجہ سے ہم ہر فتنہ و شر سے محفوظ رہے۔ ہم اپنے دلوں میں خوف و ہراس کا طوفان دبائے زندگی کی گھڑیاں گنتے اور رات کو دن کرنے کی امید میں بسر کر رہے ہوتے تھے کہ ہمیں موٹر کی آواز سنائی دیتی اور آن کی آن میں

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

صدر انجمن احمدیہ، انجمن تحریک جدید، انجمن وقف جدید اور لوکل انجمن احمدیہ کی طرف سے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کے اندوہناک وصال پر گہرے حزن و ملال اور دلی تعزیت کا اظہار

نیز

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی مکمل اطاعت و فرمانبرداری کے اقرار پر مشتمل متفقہ قرارداد

قرارداد تعزیت صدر انجمن احمدیہ قادیان زیر ریزولیشن نمبر ۱۴۹ الف مورخہ ۹-۶-۸۲

رپورٹ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان آج بتاریخ ۹ر جون ۱۹۸۲ء اپنے غیر معمولی اجلاس میں حضرت حافظ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کے انتقالِ پُرملال پر اظہارِ حزن والم کرتی ہے اور آپؓ کے خاندان سے اظہارِ تعزیت کرتی ہے۔ آپؓ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے فرزندِ ارجمند تھے ۱۵ر نومبر ۱۹۰۹ء کو آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کو آپؓ مسند آرائے خلافت ہوئے اور قریباً سترہ سالہ عہدِ خلافت میں نہایت اولوالعزمی اور جاں نثاری سے خدمتِ دین کا فریضہ بجا لاتے رہے۔ ۸ر اور ۹ر جون ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب کو قریباً ایک بجے رات اسلام آباد (پاکستان) میں آپؓ نے اپنی جان اپنے مالکِ حقیقی کے سپرد کی انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحبؓ نے چھوٹی عمر میں ہی قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ جولائی ۱۹۲۹ء میں آپؓ نے جامعہ احمدیہ قادیان سے پنجاب یونیورسٹی کا امتحان مولوی فاضل پاس کیا اور ۱۹۳۴ء میں B.A. کی ڈگری حاصل کی اگست ۱۹۳۴ء میں آپؓ کی شادی حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مرحومہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ مرحوم سے ہوئی ۶ر ستمبر ۱۹۳۴ء کو مزید تعلیم کے حصول کے لئے انگلستان تشریف لے گئے اکتوبر ۱۹۳۸ء تک آپؓ کا قیام وہاں رہا اور نومبر کو بائیل دمرام واپس قادیان تشریف لائے واپسی پر کچھ عرصہ آپ جامعہ احمدیہ قادیان کے پروفیسر مقرر ہوئے اور پھر جون ۱۹۳۹ء کو حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے آپ کو جامعہ احمدیہ کا پرنسپل مقرر فرمایا۔ اپریل ۱۹۴۴ء تک یہ مرکزی دینی و علمی ادارہ آپؓ کی نگرانی میں ترقی کی منازل طے کرتا رہا۔ کچھ عرصہ کے لئے تعلیم الاسلام سکول کے ہیڈ ماسٹر بھی رہے۔ مئی ۱۹۴۴ء سے لے کر نومبر ۱۹۶۵ء (زمانہ انتخاب خلافت ثالثہ) تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل کی حیثیت سے قوم و ملت کے نونہالان کی تعلیمی راہنمائی فرماتے رہے۔ فروری ۱۹۳۹ء سے لے کر اکتوبر ۱۹۴۹ء تک آپ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر رہے نومبر ۱۹۵۴ء تک جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بنفسِ نفیس صدر رہے آپؓ نے نائب صدر کا عہدہ سنبھالا اور حضرت المصلح الموعودؓ کی زیرِ نگرانی نونہالانِ احمدیت کے مجرب قائد کی حیثیت سے شاندار خدمات انجام دیں ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے دوران کئی ماہ تک مسلسل گراں قدر اور اہم انتظامی امور کی سرانجام دہی کا موقعہ ملا۔ تاریخ احمدیت میں یہ خدمات سنہری حروف سے لکھی جانے کے قابل ہیں۔ ۱۹۵۳ء کے ہنگاموں میں آپ کو قید و بند کی تکالیف بھی اٹھانا پڑیں۔

۱۹۵۴ء میں آپ کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی زمامِ قیادت سپرد کی گئی وسیع دفتر اور ہال تعمیر ہوا۔ ماہنامہ انصار اللہ کا اجراء اور عمر رسیدہ بزرگوں کی تنظیم مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر قائم ہوئی۔ مئی ۱۹۵۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کا صدر مقرر فرمایا اس طرح اس نہایت اہم جماعتی ادارے کی باگ ڈور آپ کو سونپی دی گئی ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کو حضرت المصلح الموعودؓ کے وصال پر آپ کی خلافت پر جماعت احمدیہ کا اجماع ہوا۔ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی وفات پر آپ ناظر خدمت درویشاں مقرر ہوئے اور تا انتخاب خلافت اس عہدہ پر گراں قدر خدمت بجا لاتے رہے۔

آپؓ نے ۱۷ سالہ دورِ خلافت میں جماعتی تربیت و استحکام کی متعدد تحریکات جاری فرمائیں جن کے شاندار نتائج ظاہر ہوئے مثلاً فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی تا کہ وہ منصوبے اور سکیمیں جو حضرت المصلح الموعودؓ نے شروع فرمائی ہوئی تھیں ان کو جاری رکھا جا سکے اس فنڈ میں اب تک قریباً ۳۷ لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے اور کئی لاکھ کے صرف سے ایک لائبریری تعمیر ہو چکی ہے جو خلافت لائبریری کے نام سے موسوم ہے۔ ایک گیسٹ ہاؤس تعمیر ہو چکا ہے اصل سرمایہ کو محفوظ رکھتے ہوئے اس فنڈ کے منافع سے تبلیغی، تربیتی اور تعلیمی سکیمیں کامیابی کے ساتھ جاری ہیں اس فنڈ سے حضرت المصلح الموعودؓ کے خطبات عید الفطر اور عید الاضحیٰ شائع ہو چکے ہیں اور آپؓ کے سوانح کی ایک جلد شائع ہو چکی ہے اور دوسری زیرِ اشاعت ہے۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ سکیم :- حضرت المصلح الموعودؓ کے دورِ خلافت میں مغربی اور مشرقی افریقہ میں احمدیہ مشن قائم ہو چکے تھے بعض ممالک میں کئی مشن سنٹر اور میڈیکل سنٹر اور سکول جاری کئے گئے آپؓ کی وفات کے بعد اس کام کی ذمہ داری حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؓ نے سنبھالی۔ آپؓ نے اپریل ۱۹۷۰ء میں نائیجیریا۔ غانا۔ آئیوری کوسٹ۔ لائبیریا اور سیرالیون کا دورہ کیا۔ آپؓ نے افریقہ میں جاری شدہ کام کو ترقی دینے کے لئے نصرت جہاں سکیم جاری فرمائی اس کے نتیجہ میں اس سکیم کے تحت نائیجیریا میں تین میڈیکل سنٹر، دو سیکنڈری سکول کھولے۔ غانا میں چار میڈیکل سنٹر اور چھ سیکنڈری سکول کھل چکے ہیں۔ لائبیریا میں ایک میڈیکل سنٹر اور ایک سیکنڈری سکول، گیمبیا میں پانچ نئے میڈیکل سنٹر اور سیرالیون میں چار میڈیکل سنٹر اور چھ سیکنڈری سکول کھل چکے ہیں۔ حضورؓ نے اپنے عہدِ خلافت میں یورپ کے کئی سفر اختیار کئے۔ مگر حضور کے پہلے سفر جولائی، اگست ۱۹۶۷ء میں یورپ کا دورہ فرمایا اور احمدیہ مشن ہیمبرگ، ہالینڈ، کوپن ہیگن اور لندن میں جماعتی کاموں کا جائزہ لیا اور متعدد پریس کانفرنسوں کو خطاب فرمایا ۲۸ر جولائی ۱۹۶۷ء کو لندن میں امن کا پیغام اور حرفِ انتباہ کے نام سے تقریر فرمائی جس میں حضورؓ نے یورپ کو انتباہ کیا کہ اگر اس نے اپنی اصلاح نہ کی تو تیسری جنگِ عظیم سے اسے دوچار ہونا پڑے گا۔ تیسری جنگ عظیم کا انجام اسلام کی فتح کا آغاز ہوگا یہ پیغام نہایت پُر اثر ثابت ہوا۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ سکیم :- جماعت احمدیہ کے ۸۰ ویں جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء کے موقعہ پر حضورؓ نے اعلان فرمایا کہ ۲۳ر مارچ ۱۹۸۹ء کو جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک سو سال گزر چکے ہوں گے جماعت صد سالہ جوبلی منائے گی اور یہ تقریب ۲۳ر مارچ ۱۹۸۹ء سے شروع ہو کر دس دن تک جاری رہے گی۔ اس درمیانی ۱۶ سالوں کا آپ نے تبلیغ و اشاعتِ اسلام کا ایک جامع منصوبہ پیش فرمایا۔

اوّل :- مشرقی و مغربی افریقہ۔ ڈنمارک۔ فرانس۔ ناروے۔ سویڈن۔ سپین۔ انگلینڈ۔ کینیڈا۔ شمالی اور جنوبی امریکہ میں مزید مشن قائم کئے جائیں ہر ایک مشن میں ایک مسجد ہوگی۔

دوم :- قرآن کریم کے تراجم۔ روسی۔ فرانسیسی۔ چینی۔ اطالوی اور یوگوسلاوی زبانوں میں اور مغربی افریقہ میں بولی جانے والی ایک عام زبان میں کئے جائیں۔

سوم :- اسلام کے لٹریچر کی اہم دنیا کی سو زبانوں میں اشاعت ہو۔

چہارم :- قرآن کریم کی اشاعت کے لئے جہاں بھی اجازت ملے براڈکاسٹنگ سٹیشن کا قیام عمل میں لایا جائے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس جوبلی منانے میں صرف سات سال باقی رہ گئے ہیں اور جوبلی سکیم کے تحت جماعت کا قدم ہر ملک میں آگے بڑھ رہا ہے۔

۱۹۷۴ء کے پُر آشوب زمانہ میں جماعت کی جس رنگ میں قیادت فرمائی وہ آپؓ ہی کا حصہ ہے۔ آپؓ نے روتے ہوئے چہروں کو مسکراہٹ بخشی ٹوٹتے ہوئے دلوں کا سہارا بنے اور جماعت کو ان انتہائی خطرناک ایام میں منتشر ہونے سے بچایا۔ حضورؓ نے ستم رسیدہ اور لٹے ہوئے احباب جماعت کو خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائیدات کے یقین کی دولت سے مالا مال کیا ان کو نفرت کے بدلے پیار، ظلم کے بدلے احسان اور دشمنی کی جگہ دوستی کا عملی سبق دیا اور ان گنت مشکلات اور مصائب کے طوفان میں کوہِ وقار بن کر جماعت کو مصائب سے گزار کر ترقی کی راہوں پر بڑھے جانے کا موجب بنے۔

۱۹۷۸ء میں کسرِ صلیب کانفرنس لندن میں منعقد فرمائی اور اس میں بنفسِ نفیس تشریف لے جاکر خطاب فرمایا اور عیسائیوں کی طرف سے دیئے گئے مناظرہ کے چیلنج کو قبول فرمایا لیکن اب تک کوئی مقابلہ کے لئے تیار نہ ہوا۔

اسپین میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو قرطبہ کے ماحول میں پیدرو آباد کے مقام پر ایک عظیم الشان مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا جو ۱۹۸۱ء میں مکمل ہو چکی ہے اور اس سال انشاء اللہ اس مسجد کا افتتاح ہوگا اسی طرح آپ کے بابرکت عہد میں جاپان میں ایک مشن ہاؤس خرید اگیا۔ کیلگری (کینیڈا) میں مسجد اور دار التبلیغ کے لئے ایک وسیع قطعۂ زمین بھی خریدی گئی۔

قرآن کریم کی اشاعت کے سلسلہ میں ایک سکیم کے ماتحت بڑے بڑے ہوٹلوں میں قرآن مجید رکھوانے کا منصوبہ بنایا گیا اور ہزاروں کی تعداد میں قرآن مجید رکھوائے گئے۔

یہ بابرکت وجود اب ہم سے جُدا ہو چکا ہے ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ آپ کی رُوح پر دائماً برکات و انوار کی بارش فرمائے اور اعلیٰ علیین میں آپؓ کو درجاتِ رفیعہ عطا فرمائے اور آپؓ کے خاندان اور جماعت کو آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یا رب العلمین۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ:۔

(۱) رپورٹ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ ریکارڈ کی جاتی ہے۔

(۲) اس ریزولیشن کی نقول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع۔ مکرم حضرت ناظر صاحب خدمتِ درویشان مکرم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ (پاکستان) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ۔ حضرت بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ اور جملہ اولاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھجوائی جائیں۔

۳۔ اس ریزولیشن کی نقول احمدیہ پریس کو بھی بھجوائی جائیں۔

حضرت خلافتِ رابعہ کی مکمل اطاعت اور فرمانبرداری کا اقرار

نقل ریزولیشن صدر انجمن احمدیہ قادیان زیر ۴۱ ۱۰-۶-۸۲ ۶۱۶ م

رپورٹ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ کہ ابھی ابھی بعد نماز عشاء بذریعہ ٹیلیفون لنڈن مشن سے اطلاع ملی ہے کہ مجلسِ انتخاب خلافتِ احمدیہ نے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو خلیفۃ المسیح الرابع (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) منتخب کیا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کی رحمتِ بے پایاں پر شاکر ہیں کہ اس نے اپنے خاص فضل و رحم سے جماعتِ احمدیہ میں خلافت قدرتِ ثانیہ کی شکل میں جاری رکھی اور جماعت کو آج ۱۰ جون ۱۹۸۲ء کو ایک بار پھر ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی توفیق بخشی اور جماعت نے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کو جماعتِ احمدیہ کے خلیفۃ المسیح الرابع کے طور پر منتخب فرمایا اور جماعت کی قیادت آپ کے سپرد ہوئی۔ ہم صدقِ دل سے آپ کی خلافت کو قبول کرتے ہوئے آپ کی بیعت کرتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ ہم جملہ نیک اور معروف امور میں آپ کی کامل اطاعت کریں گے۔ ہم اس یقین سے پُر ہیں کہ آپ کی خلافت کا انتخاب منشاء ایزدی اور نصرتِ الٰہی سے ہوا ہے۔ ہر احمدی پر یہ فرض ہے کہ آپ کی بیعت کا عہد کر کے خلافتِ حقہ اسلامیہ سے ساتھ اپنی وابستگی کا اظہار کرے ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو اپنی برکات سے نوازے اور روح القدس سے آپ کی تائید فرمائے اور اس بارِ گراں کے برداشت کرنے میں آپ کا حامی و ناصر ہو اور آپ کے بابرکت دورِ خلافت میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احمدیت کو دن دُگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور اعلائے کلمۃ اللہ کے وعدوں کو آپ کے ہاتھ پر پوری شان و شوکت کے ساتھ جلد از جلد پورا فرمائے اور ہم سب کو آپ کی کامل اطاعت اور دائمی وابستگی کی اور آپ کے عہدِ مبارک میں دین کی خدمت کی سعادت عطا فرمائے آمین۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ:۔

(۱) رپورٹ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ ریکارڈ کی جاتی ہے

(۲) اس ریزولیشن کی نقول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مکرم و محترم مرزا خورشید احمد صاحب ناظر خدمتِ درویشان ربوہ۔ مکرم و محترم مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور مکرم و محترم مرزا وسیم احمد صاحب نیز اخبارات کو بھجوائی جائیں۔

۳۔ نیز نظارتِ علیا کی طرف سے بذریعہ اخبار بدر و سرکلر جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو اس فیصلہ کی اطلاع دیتے ہوئے تاکید کی جائے کہ وہ تمام افراد کی بیعتِ خلافت کی اطلاع دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان میں جلد از جلد بھجوائیں۔

نقل ریزولیشن مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان زیر ۳۳ ۱۰-۶-۸۲

رپورٹ مکرم حضرت وکیل الاعلیٰ صاحب تحریک جدید قادیان کہ کل مورخہ ۹ جون ۱۹۸۲ء صبح ۵½ بجے لنڈن سے بذریعہ ٹیلی فون یہ اندوہناک اطلاع موصول ہوئی کہ مورخہ ۸/۹ جون ۱۹۸۲ء کی رات ایک بجے کے قریب ہمارے پیارے آقا و محبوب امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک کروڑ احمدیوں کو سوگوار چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپؓ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے تھے ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء کو آپؓ کی پیدائش ہوئی اور حضرت مصلح موعودؓ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو آپ کو مسندِ خلافت پر متمکن فرمایا آپؓ قریباً ۱۶½ سال خلافت کے مقدس اور عظیم المرتبت منصب پر فائز رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے عہدِ خلافت کے متعلق بہت سی بشارات دی تھیں۔ یہودیوں کی کتاب طالمود میں بھی آپؓ کی خلافت کے بارے میں پیشگوئی موجود ہے اسی طرح سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ان پُر جلال الفاظ میں آپؓ کی خلافت کے ضمن میں یہ اعلان فرمایا تھا کہ:۔

"ایسے شخص کو جسے خدا تعالیٰ خلیفۂ ثالث بنائے میں ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہوگا تو دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکرائیں گی تو ریزہ ریزہ ہو جائیں گی"۔

(خلافتِ حقّہ اسلامیہ)

چنانچہ ۱۹۷۴ء میں خلافتِ ثالثہ کے مبارک دور میں جماعتِ احمدیہ پر ایک مہیب ابتلاء آیا جس میں دنیا کی تمام مسلم حکومتوں نے اپنے دنیاوی اثر و اقتدار کے زعم میں یہ سمجھا کہ وہ اس مٹھی بھر جماعت کو ختم کر دیں گی لیکن اس کے برعکس اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے و محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولوالعزم قیادت میں جماعت کو دن دُگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائی اور جن حکومتوں نے اس عظیم المرتبت خلیفہ سے ٹکرانے کی کوشش کی وہ اپنے عبرتناک انجام سے دوچار ہوئیں اور ان کے قائدین کا نام صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا۔ مگر اس چھوٹی سی غریب جماعت کا قدم اپنے امام کی قیادت میں آگے ہی آگے بڑھتا گیا۔

ہمارے پیارے امام کی اس بابرکت قیادت میں جماعت ہر جہت سے ترقی کے منازل طے کر رہی تھی اور اسلام و احمدیت کے غلبہ کے لئے اس کے مجاہدین رات دن کوشاں تھے تاکہ غلبۂ اسلام کی صدی کا جشنِ مبارک پوری آب و تاب سے منایا جائے اور خدا تعالیٰ کی بشارات کو عملی طور پر پورا ہوتے ہوئے جماعت اپنی آنکھوں سے دیکھ لے اس تعلق میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے امام کو قبولیتِ دُعا کے نشان بھی عطا فرمائے تھے اور آپؓ نے اپنے بابرکت عہدِ خلافت میں اسلام و احمدیت کو دُنیا میں پھیلانے کے لئے نصرت جہاں سکیم اور صد سالہ جوبلی فنڈ اور مختلف پروگرام جاری فرمائے تھے ان کی کامیابیاں اور کامرانیاں انشاء اللہ تاریخِ مستقبل پیش کرے گی۔

ہمارے امام کامگار کی قیادت میں وہ تاریخ ساز کارنامہ ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب حضور نے اسلام کی سات سو سالہ جلا وطنی کے بعد سپین کی زمین

اسپین میں اُس کی آبادکاری فرمائی اور خانۂ خدا کی اس چار دیواری کی خشتِ اوّل نصب فرمائی جو اسلام اور اسلامیات کا ہمیشہ سے امین اور حصینِ حصین رہا ہے حضورؒ نے اس خانۂ خدا کے افتتاح کی تاریخ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء مقرر فرمائی تھی لیکن افسوس کہ حضورؒ ہم سب کو محزون و مغموم چھوڑ کر اس آسمانی آقا اور مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ جس کے اس خانۂ ارضی کا افتتاح فرمانا تھا کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

بلانے والا ہے سب سے پیارا ۔ اے دل تو اسی پر جاں فدا کر

ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دستِ بدعا ہیں کہ وہ آپؒ کی رُوح پر دائماً برکات و انوار کی بارش فرمائے اور اعلیٰ علیین میں آپ کو درجاتِ رفیعہ عطا کرے اور آپ کے خاندان اور جماعت کو ہمیشہ آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے آمین۔

ہم اللہ تعالیٰ کی رحمتِ بے پایاں پر شاکر ہیں کہ اس نے اپنے خاص فضل و رحم سے جماعت میں خلافت قدرتِ ثانیہ کی شکل میں جاری رکھی اور جماعت احمدیہ نے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کو جماعتِ احمدیہ کے چوتھے خلیفہ کے طور پر منتخب فرمایا۔ ہم صدقِ دل سے آپ کی خلافت کو قبول کرتے ہیں اور آپ کی بیعت کرتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ ہم تمام نیک اور معروف امور میں آپ کی کامل اطاعت کریں گے اور ہم اس یقین سے پُر ہیں کہ آپ کی خلافت کا انتخاب منشاء الٰہی اور تصرفِ الٰہی سے ہوا ہے۔ ہر احمدی پر فرض ہے کہ وہ آپ کی بیعت کا عہد کر کے خلافتِ حقہ اسلامیہ احمدیہ کے ساتھ اپنے اخلاص و وابستگی کا اظہار کرے۔ ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو اپنی برکات سے نوازے اور رُوح القدس سے آپ کی تائید و نصرت فرمائے آپ کے عہدِ خلافت میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احمدیت کو دن دُگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدوں کو آپ کے ہاتھ پر پوری شان و شوکت کے ساتھ جلد از جلد پورا فرمائے اور ہم سب کو آپ کی کامل اطاعت اور دائمی وابستگی اور آپ کے عہدِ مبارک میں دین کی خدمت کی سعادت عطا فرمائے آمین

اللّٰھم آمین

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ:-

اس فیصلہ کی نقول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کے اہل و عیال اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان و محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ... و نظارت خدمتِ درویشان ربوہ و اخبار الفضل و بدر کو بھجوائی جائیں۔

قرارداد تعزیت مجلس وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان بذریعہ ریزولیشن ۱۰/۶/۸۲

مجلس وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان آج بتاریخ ۱۰ جون ۱۹۸۲ء کو اپنے غیر معمولی اجلاس میں حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسفورڈ) خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کے انتقالِ پُر ملال پر اظہارِ غم کرتی ہے اور آپؒ کے خاندان سے اظہارِ تعزیت کرتی ہے آپؒ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نافلہ موعود تھے اور طالمود کی پیشگوئی کے مطابق مسیح پاک کے پوتے تھے اور تیسرے خلیفہ منتخب ہوئے آپؒ کی ولادت ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء کو ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کے وصال کے بعد ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو خلیفۃ المسیح الثالث منتخب ہوئے اور قریباً ۱۷ سال جماعت کی کامیاب قیادت کے بعد ۸-۹ جون کی درمیانی شب انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے بچپن میں قرآن مجید حفظ کیا اور ۱۹۲۹ء میں مولوی فاضل پاس کیا ۱۹۳۴ء میں بی اے کیا اسی سال آپؒ کی شادی حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کی صاحبزادی حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ سے ہوئی شادی کے چند ہفتے بعد ۱۹۳۴ء میں اعلیٰ تعلیم کے لئے آکسفورڈ میں داخل ہوئے اور ۱۹۳۸ء میں تکمیلِ تعلیم کے بعد قادیان واپس تشریف لائے یہاں ابتداء میں جامعہ احمدیہ کے پروفیسر اور بعد میں پرنسپل مقرر ہوئے اسی عرصہ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر بھی رہے۔ ۱۹۴۴ء میں تعلیم الاسلام کالج کے اجراء کے وقت بھی پرنسپل کے فرائض آپ کے سپرد ہوئے جو آپ نے نومبر ۱۹۶۵ء تک انجام دیے۔ ۱۹۵۴ء میں انصار اللہ کی صدارت آپ کے سپرد ہوئی اس عرصہ میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے دفاتر کی تعمیر اور ماہنامہ انصار اللہ کا اجراء ہوا تھا ۱۹۵۵ء میں صدر صدر انجمن احمدیہ مقرر ہوئے اور ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو خلیفۃ المسیح الثالث منتخب ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کی منشاء سے آپ نے اپنے دورِ خلافت میں بڑی اہم تحریکات فضلِ عمر فاؤنڈیشن فنڈ۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ سکیم اور احمدیہ صد سالہ جوبلی فنڈ جاری فرمائیں ان تحریکات کے نتیجہ میں جماعت کی ہر جہت سے نمایاں ترقی ہوئی۔

آپؒ کے دورِ خلافت میں افریقہ۔ یورپ۔ امریکہ اور کینیڈا میں متعدد نئے مشن قائم ہوئے۔ قرآن کریم کے تراجم متعدد زبانوں میں کئے گئے ۱۹۷۴ء کے پُر آشوب دور میں پریشان احباب جماعت کی ڈھارس بندھائی۔ لنڈن میں صلیبی کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ سپین میں مسجد بشارت تعمیر ہوئی۔ منارۃ المسیح پر سنگِ مرمر کے SLABE لگے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی زندگیاں ان ارشادات کی روشنی میں گزارنے کی توفیق دے آمین

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کی رُوح کو اعلیٰ علیین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں جگہ دے اور ہماری جماعت کو آپ کے ارشادات کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق دے آمین۔

اس ریزولیشن کی نقول حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ حضرت سیدہ اُمِ متین صاحبہ۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ ... صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب۔ جملہ صاحبزادیوں اور افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب اور اخبارات کو بھجوائی جائیں۔

خلافتِ رابعہ سے مکمل وابستگی اور فرمانبرداری کا اقرار

نقل ریزولیشن مجلسِ وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان زیر ۱۱/۶/۸۲

ممبران مجلس وقفِ جدید قادیان اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل پر شکر گزار ہیں کہ اس نے اپنے فضل سے قدرتِ ثانیہ کو خلافت کی صورت میں جاری رکھ کر ۱۰ جون ۱۹۸۲ء کو جماعتِ احمدیہ کو ایک بار پھر ایک ہاتھ پر جمع فرمایا اور حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کو خلیفہ رابع منتخب فرمایا۔

ہم صدقِ دل سے آپ کی خلافت کو قبول کرتے ہوئے آپ کی بیعت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے فضلوں رحمتوں اور برکات سے نوازے اور رُوح القدس سے آپ کی تائید فرمائے اور آپ کے دورِ خلافت میں جماعت کو ہر جہت سے زیادہ سے زیادہ ترقیات دے آمین۔

ہم سب آپ کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کا عہد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس عہد پر عمل کرنے کی توفیق دے آمین

اس ریزولیشن کی نقول حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت ناظر صاحب خدمتِ درویشاں حضرت مرزا وسیم احمد صاحب اور اخبارات کو بھجوائی جائیں۔

تعزیتی قرارداد منجانب لوکل انجمن احمدیہ قادیان

مورخہ ۹ جون ۸۲ء کو صبح ساڑھے پانچ بجے یہ انتہائی اندوہناک اطلاع موصول ہوئی کہ سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ مورخہ ۸-۹ جون کی درمیانی شب رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس جانکاہ ارتحال پر تمام افرادِ جماعت کے قلوب حزن و ملال سے پُر ہیں۔ بلاشبہ یہ ایک ایسا عظیم اور جانکاہ صدمہ ہے کہ جس کو برداشت کرنا اللہ تعالیٰ کی نصرت کے بغیر ممکن نہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو مسند آرائے خلافت ہوئے اور قریباً سترہ سال تک جماعتِ احمدیہ کی نہایت کامیاب

(باقی ملاحظہ کالم نمبر ...)

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے یومِ خلافت کا بابرکت انعقاد

جماعتوں کے سیکرٹریز کی آمدہ رپورٹوں کا خلاصہ

● — مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب عادل جنرل سیکرٹری جماعتِ احمدیہ شورت اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۷؍۵؍۸۲ کو بعد نماز مغرب مکرم محمد عبد اللہ صاحب آہنگر کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم شیخ عبد العلی صاحب معلم وقفِ جدید کی تلاوتِ کلام پاک اور خاکسار کی نظم خوانی کے بعد مکرم شیخ عبد العلی صاحب خاکسار نذیر احمد عادل اور محترم صدرِ جلسہ نے تقاریر کیں دُعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی ختم پذیر ہوا۔

● — مکرم مولوی محمد مقبول صاحب طاہر مبلغ سلسلہ بھاگلپور رقم طراز ہیں کہ مورخہ ۲۸؍۵؍۸۲ کو بعد نماز عصر مسجد احمدیہ میں مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر جماعت کی زیرِ صدارت جلسہ کی کارروائی مکرم سید عاشق حسین صاحب کی تلاوتِ کلام پاک سے شروع ہوئی۔ مکرم محمد مبین خان صاحب قائد مجلس کی نظم خوانی کے بعد خاکسار محمد مقبول طاہر۔ مکرم شمس عالم صاحب ایڈووکیٹ مکرم آفتاب عالم صاحب۔ مکرم احمد رضا خان صاحب اور محترم صدر صاحب جلسہ نے نظامِ خلافت کے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں اجتماعی دُعا کے ساتھ مجلس برخواست ہوئی۔

● — مکرم سی ایچ عبد الرحمٰن صاحب معلم وقفِ جدید کوڈالی لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۸؍۵؍۸۲ کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں محترم ڈاکٹر بی منصور احمد صاحب صدر جماعت کی زیرِ صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم مسیح برکت اللہ صاحب کی تلاوتِ کلام پاک اور مکرم ٹی کے محمد سلیمان صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار سی ایچ عبد الرحمٰن مکرم ٹی کے محمد سلیمان صاحب۔ مکرم ای طاہر صاحب مکرم بی محمد احمد صاحب۔ مکرم پی منصور صاحب اور صدرِ جلسہ نے تقاریر کیں۔ بعد دُعا یہ بابرکت تقریب اختتام کو پہنچی۔

● — مکرم عبد الغفار صاحب سیکرٹری تعلیم جماعتِ احمدیہ [illegible] کشمیر اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۷؍۵؍۸۲ کو بعد نماز مغرب جلسہ کی کارروائی مکرم عبد الرزاق صاحب بٹ کی تلاوتِ کلام پاک سے آغاز پذیر ہوئی بعدہٗ صدرِ محترم نے مقامِ خلافت کے مختلف اہم پہلوؤں کو اجاگر کیا بعد دُعا جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

● — مکرم مولوی محمد فاروق صاحب مبلغ سلسلہ مقیم کروناگیلی رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۳۰؍۵؍۸۲ کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں صدر جماعت مکرم کے پی محمد شمس الدین صاحب کی زیرِ صدارت جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم سلیم احمد صاحب کی تلاوتِ کلام پاک کے بعد مکرم اے عبد الرشید صاحب قائد مجلس۔ خاکسار محمد فاروق اور محترم صدر صاحب جلسہ نے تقاریر کیں۔ دُعا کے ساتھ اجلاس کی کارروائی بخیر و خوبی ختم پذیر ہوئی۔

● — مکرم مولوی منظفر احمد صاحب فضل انسپکٹر بیت المال آمد نزیل عثمان آباد لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۸؍۵؍۸۲ کو مکرم عبد العظیم صاحب سیکرٹری مال کی زیرِ صدارت جلسہ یوم خلافت کی کارروائی مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی تلاوتِ کلام پاک اور خاکسار کی نظم خوانی سے آغاز پذیر ہوئی۔ اجلاس میں خاکسار منظفر احمد فضل۔ مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب، محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ ایم اے اور صدرِ جلسہ نے خلافتِ راشدہ کے مختلف اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس دوران عزیز نثار احمد سلمہٗ نے نظم پڑھی بعدہٗ دعا یہ بابرکت مجلس برخواست ہوئی۔

● — مکرم محمد رفیق صاحب بٹ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۷؍۵؍۸۲ کو بعد نماز مغرب و عشاء صدر جماعت مکرم عبد السلام صاحب لون کی صدارت میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا مکرم محمد یوسف صاحب گنائی کی تلاوت کلام پاک اور مکرم نثار احمد صاحب بانڈے کی نظم خوانی کے بعد خاکسار محمد رفیق بٹ مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دُعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

● — مکرم مولوی عبد المومن صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۸؍۵؍۸۲ کو بعد نماز جمعہ جماعتِ احمدیہ گلبرگہ کے زیرِ اہتمام جلسہ یومِ خلافت منعقد ہوا جس میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب زیردی (دھکتو) درویشان اور خاکسار نے تقاریر کیں دُعا کے ساتھ مجلس برخواست ہوئی۔

تعزیتی قرار داد

بقیہ صفحہ ۱

وکامران اور مؤید من اللہ قیادت فرماتے رہے آپؒ کے دَورِ خلافت میں دُنیا کے کناروں تک تبلیغ و اشاعتِ اسلام اور خصوصاً اشاعتِ قرآن کا کام بہت ہی نمایاں رنگ میں انجام پذیر ہوتا رہا آپؒ کا وجود جماعتِ احمدیہ کے لئے ہر کٹھن اور صبر آزما حالات میں ایک ڈھال کا کام دیتا رہا اور حد درجہ تشویشناک حالات میں بھی آپؒ کی اولوالعزم راہنمائی اور دُعائیں جماعت کے شاملِ حال رہیں۔ خصوصاً اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبولیتِ دُعا کے نشان سے بھی نوازا تھا جس کی مثالیں نہ صرف جماعت میں بلکہ اغیار میں بھی مشہور ہیں۔

آپؒ کا دَورِ خلافت مبشر اور انتہائی برکتوں سے معمور رہا اس مبارک اور درخشندہ دور میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار جلالی اور جمالی نشانات ظاہر ہونے اور جماعتِ مؤمنین کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث بنے۔ نیز غلبۂ اسلام کی مہم کو مختلف روحانی منصوبوں کے ذریعہ قریب سے قریب تر لانے میں آپؒ کا یہ مبارک دَور ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے خاص طور پر سپین میں سات سو سال کے بعد قرطبہ کے قریب پیدرو آباد میں مسجد بشارت کی تعمیر آپؒ کا ایک تاریخ ساز کارنامہ ہے۔

سیدنا حضور رضی اللہ عنہ کی اس اچانک وفات حسرت آیات پر ہمارے قلوب صدمہ سے نڈھال ہیں تاہم۔ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کو اپنے جوارِ رحمت اور حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں جگہ دے اور اعلیٰ علیین میں آپؒ کے درجات کو بلند کرتا چلا جائے اور سب افرادِ جماعت کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

آج مورخہ ۱۰؍جون ۱۹۸۲ء کی شب ۹½ بجے بتوسط لندن یہ اطلاع موصول ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق جماعتِ احمدیہ کے سب افراد کو اپنی قدرتِ ثانیہ کے چوتھے مظہر کے ذریعہ پھر ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی توفیق بخشی ہے اور تمکینِ دین اور تسکینِ قلوبِ مومنین کے اسباب مہیا فرمائے ہیں اور محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع منتخب ہوئے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ وایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز۔

ہم سب افرادِ جماعتِ احمدیہ قادیان سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خلافتِ رابعہ سے اپنی دلی وابستگی اور وفاداری کا عہد کرتے ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ انتخاب خدائی منشاء کے مطابق عمل میں آیا ہے اللہ تعالیٰ حضور انور کے اس دورِ خلافتِ رابعہ کو بھی اپنی خاص تائیدات و برکات انوارِ سماویہ اور رُوح القدس سے نوازے اور جماعت کو ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھتے ہوئے غلبۂ اسلام کی مہم کو جلد قریب تر لے آئے آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کے سانحۂ ارتحال پر ہم سب افرادِ جماعت احمدیہ قادیان، خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد خصوصاً حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حرم محترم اور صاحبزادگان اور صاحبزادیوں کی خدمت میں اس صدمہ جانکاہ کے موقعہ پر اظہارِ تعزیت کرتے ہیں اور دربارِ خلافتِ رابعہ سے اپنی پختہ وابستگی خلوص اور وفاداری کا عہد کرتے ہیں

اس قرار داد کی نقول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ مدظلہا۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا۔ محترمہ حضرت حرم محترم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ۔ محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الحلیم بیگم صاحبہ۔ محترم حضرت ناظر صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ برائے خدمت درویشان ربوہ۔ محترم ایڈیٹر صاحب الفضل، اور محترم ایڈیٹر صاحب بدر قادیان کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔

منظوری اراکین و عہدیداران عاملہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں ازراہ شفقت سالِ رواں کے لئے درج ذیل اراکین اور عہدیداران عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی منظوری مرحمت فرمائی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو بہتر رنگ میں خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت

اراکین خصوصی

(۱) محترم حضرت بھائی اللہ دین صاحب درویش صحابی
(۲) " صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
(۳) " مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی فاضل
(۴) " مولوی شریف احمد صاحب امینی
(۵) محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز
(۶) " چوہدری عبد القدیر صاحب
(۷) " چوہدری محمود احمد صاحب عارف
(۸) " ملک صلاح الدین صاحب

عہدیداران عاملہ مرکزیہ

(۱) نائب صدر مجلس	مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی
(۲) قائد عمومی و مال	" قریشی محمد شفیع صاحب عابد
(۳) " تربیت	" چوہدری بدر الدین صاحب عامل
(۴) " تبلیغ و اشاعت	" گیانی عبد اللطیف صاحب
(۵) " تعلیم	" مولوی فیض احمد صاحب
(۶) " ذہانت و صحت جسمانی	" چوہدری عبد السلام صاحب
(۷) " تجنید	" مولوی بشیر احمد صاحب طاہر
(۸) " تحریک جدید	" چوہدری سکندر خان صاحب
(۹) " وقف جدید	" ماسٹر محمد الیاس صاحب
(۱۰) " ایثار و خدمت خلق	" حکیم بشیر احمد صاحب ناصر
(۱۱) آڈیٹر	" چوہدری عبد الرشید صاحب نیاز
(۱۲) زعیم اعلیٰ مقامی قادیان	" مولوی برکت علی صاحب انعام

ہر احمدی کیلئے تجدید بیعت کرنا ضروری ہے

سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمام افرادِ جماعت سے تجدید بیعت کے فارم پُر کروائے جائیں۔ خواہ انفرادی طور پر خواہ اس طور سے کہ ایک خاندان کے تمام افراد مل کر ایک فارم پُر کر دیں اور سب افرادِ جماعت اس پر دستخط کر دیں۔ حضور انور چاہتے ہیں کہ تمام افراد کی نظر اور دل سے ایک بار پھر بیعت کے الفاظ گزر جائیں۔ مبلغین اور عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ ذاتی توجہ سے جلد از جلد تمام افرادِ جماعت کی تجدید بیعت کے فارم پُر کروا کر نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کو بھجوائیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

اعلان نکاح مورخہ ۸۱/۱۱/۳۰ کو خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ بنت محترم میر محمد دین صاحب مرحوم یاری پورہ کا نکاح مکرم محمد شعبان صاحب ڈار ولد مکرم عبد الخالق صاحب ڈار مرحوم ناگام آباد کے ساتھ مبلغ ۸۰۰۰/- روپے حق مہر پر مکرم عبد الرحیم صاحب راٹھور نے پڑھا۔ مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے جملہ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: میر منظور احمد یاری پورہ کشمیر

اخلاص اور ایمان کا ثبوت - مالی قربانی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک موقعہ پر احباب جماعت کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا تھا۔

"یہ درست ہے کہ قحط اور مہنگائی کے دن ہیں اور اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں لیکن یہ بھی تو ویسا ہی درست ہے کہ ایسے ایام میں مرکز کے اخراجات بھی بہت بڑھ جانے ضروری ہیں لیکن اگر بجٹ سے بھی آمد کم ہو جائے تو آپ سمجھ لیں کہ کام کرنے والوں کی تکلیف کتنی بڑھ جائے گی ..... پس مخلص بنیں اور قربانیوں میں اور بھی زیادہ بڑھیں اور مرکزی چندوں کو بجائے کم کرنے کے زیادہ کریں تا اللہ تعالیٰ کی برکتیں نازل ہوں اور سلسلہ کے کام نہ رکیں آخر سلسلہ کا کام آپ نہ کریں گے تو کون کرے گا۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ قحط کے دنوں میں پہلے سے بھی زیادہ قربانیاں کر رہے ہیں جو کچھ وہ کر سکتے ہیں آپ بھی کر سکتے ہیں ..... اخلاص اور ایمان کے طریقے سیکھو اور دین کی خدمت کر کے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔"

پس اخلاص اور ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد (مرد ہو یا عورت) جس کا کوئی ذریعہ آمد ہو اپنی صحیح آمد پر اپنے ذمہ لازمی چندہ جات (حصہ آمد یا چندہ عام اور جلسہ سالانہ) باشرح ادا کرے اس سے اُن کے رزق اور اموال میں برکت ہوگی۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کے زیر اہتمام

مسجد اقصیٰ میں ایک اہم جلسہ

قادیان ۱۳؍ احسان (جون) سے آج ٹھیک ساڑھے ۹ بجے صبح مسجد اقصیٰ میں نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی صدارت میں سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دورِ خلافت کا پہلا اہم اور خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب منڈاشی کی تلاوت کلام پاک اور مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل کی نظم خوانی کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی، محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی اور محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے علی الترتیب سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کی مختصر سیرت، سوانح حیات اور حضورؒ کی جاری فرمودہ اہم دینی اور مالی تحریکات پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ ازاں بعد بعض احباب نے ذاتی مشاہدات پر مبنی حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی مبارک زندگی کے مختلف ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ آخر میں محترم حضرت امیر صاحب مقامی نے اپنے بصیرت افروز اختتامی خطاب میں حضورؒ کی سیرت کے مختلف درخشندہ پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے بعد نظامِ خلافت سے وابستگی کی برکات اور از روئے قواعد اس کے طریقِ انتخاب کی وضاحت فرمائی۔ محترم موصوف نے خلافتِ رابعہ کے بابرکت انتخاب سے متعلق ملنے والی بعض اہم تفاصیل بھی بیان کیں۔ اجتماعی دعا کے بعد یہ بابرکت اجلاس بوقت قریباً گیارہ بجے بخیر و خوبی ختم پذیر ہوا۔

سیکرٹری تبلیغ و تربیت لوکل انجمن احمدیہ

چند پُر کیف یادیں: بقیہ صفحہ (۹)

مرزا ناصر احمد صاحب (رضی اللہ عنہ) آ موجود ہوتے اور ہماری ڈھارس بندھاتے تسلی دیتے کہ جب تک ہم یہاں موجود ہیں کوئی آپ کا بال تک بیکا نہ کر پائے گا۔ وہ غیر مسلم دوست اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے آبدیدہ ہو گئے (باقی)

افضل الذکر لا الٰہ الا اللّٰہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ-۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

"الخیر کلّہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

Phone 23-9302

THE JANTA

CARD BOARD BOX MFG. Co.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- ٹپسیا ربر ورکس

۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

("فتح اسلام" تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ مل

نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد-۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"

(امام جماعت احمدیہ رض)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

تار کا پتہ "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبرز 23-5222 23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین- کلکتہ- ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے: ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر HM

ہمارے یہاں ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات بھی مناسب نرخ پر دستیاب ہیں!!

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
Phone No. 76360.

آٹو ونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین- فوم- چمڑے- جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین- معیاری اور پائیدار
سوٹ کیس- بریف کیس- سکول بیگ-
ایئر بیگ- ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس- سٹی پرس- پاسپورٹ کور
اور بیلٹ وغیرہ

مینوفیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES.-
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA
BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہٗ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ - ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ـــــ ۴۳۴۶۱۷

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :-
"ان پڑھ سخی بخیل عابد کی نسبت اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوتا ہے۔"
(حدیقۃ الصالحین صفحہ ۲۹۰)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-
"مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے"
(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۶)

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ
سی آئی ٹی کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

پیشکش : محمد امان اختر، نیاز سلطان پارٹنرز
مِلبن موٹرس

اِرشادِ نبوی ؐ

اَطِعْ اَبَاكَ ـــ اپنے باپ کی اطاعت کر (حدیث)

باپ کی اطاعت اولاد کے لئے نہ صرف سعادتمندی ہے بلکہ حقیقی خیر خواہ اور صاحب تجربہ ہونے کی وجہ سے بھی اس کی اطاعت مفید ہے۔

منجانب از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین رضی اللہ عنہ

ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس - ڈرائی اینڈ فریش فروٹ کمیشن ایجنٹ

غلام محمد اینڈ سنز - کاٹھ پورہ - پاری پورہ کشمیر

ABCOY LEATHER ARTS

34/3 3RD. MAIN ROAD.
KASTURBANAGAR BANGALORE - 560026.
MANUFACTURERS OF :-
AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

فون : ۴۲۳۰۱

حیدرآباد میں

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش - قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز
مسعود احمد موٹر ریپیرنگ ورکشاپ
۱-۱۶-۴۸۷ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

فون نمبر ۴۲۹۱۶   ٹیلیگرام : سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

(سپلائرز)

کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۴-۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲ (آندھرا)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہٗ)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے